REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

REGD. NO. P/GDP-3.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

شمارہ ۹

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
[illegible]

"WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ایڈیٹر خورشید احمد انور
نائب بشارت مدیر

۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ — ۲۶ تبلیغ ۱۳۶۶ ہش — ۲۶ فروری ۱۹۸۷ء

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبارِ احمدیہ

قادیان۔ (تار تبلیغ (فردی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں بغرض اشاعت کے لندن سے بذریعہ ڈاک موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں)۔ الحمدُ للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

الحمدُ للہ

کیا تبلیغ کرنے سے پہلے اعمال کی درستی ضروری ہے؟

حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ میں کئے گئے

ایک سوال کا بصیرت افروز جواب

مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ۔ لندن

مورخہ ۲۰ روفا (جولائی) ۱۳۶۵ہش / ۱۹۸۶ء کو بمقام محمود ہال لندن سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خصوصی مجلسِ علم و عرفان اردو زبان میں صرف مستورات کے لئے منعقد ہوئی جس میں ایک خاتون کی طرف سے کئے گئے مندرجہ بالا سوال کا بصیرت افروز جواب، ہفت روزہ "النصر" لندن ۱۷ جنوری ۱۹۸۷ء کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔ (ایڈیٹر)

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا تبلیغ کرنے سے پہلے عمل کا درست کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تبلیغ کو پہلے اور عمل صالح کو بعد میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا (۴۱:۳۴)

یعنی اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو تبلیغ کرے اور عملِ صالح کرے۔ جب قرآن کریم نے یہ ترتیب رکھی ہے تو اور کون اس کو بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کرنے والے کے لئے اعمالِ صالحہ کی شرط لگائی ہے لیکن یہ کہنا کہ پہلے تم فلاں فلاں کمزوریاں ٹھیک کرو پھر تبلیغ کرنا غلط ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے اعمالِ صالحہ رکھنے والے افراد میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ تمام کمزوریوں سے پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فیصلہ ہوگا کہ وہ کس کی کمزوریوں کو معاف کرے گا اور کس کو پکڑے گا۔ لہٰذا ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ داعی الی اللہ نیک عمل کرے۔ کسی کا عمل زیادہ بہتر ہوگا اور کسی کا نسبتاً کم۔ لیکن خیال کرنے والا کہ میرا عمل زیادہ بہتر اور کامل ہے متکبر ہے۔ اس کا دعویٰ شیطان کے دعوے کی طرح رد کرنے کے قابل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نیک اعمال بجا لانے والا اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر کون ہوگا؟ آپؐ نے بھی فرمایا ہے کہ میری بخشش بھی میرے اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگی۔ قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے وہی صحیح ہے۔ دعوت الی اللہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ تمہاری یہ دعوت تب بار آور ہوگی اگر تمہارا عمل درست ہوگا۔ جاد[illegible] جوں جوں عمل درست ہوتا چلا جائے گا اسی حساب سے وہ شخص قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق ڈھلتا چلا جائے گا۔ اس جد و جہد میں کوئی چھوٹے درجے پر ہوگا اور کوئی اعلیٰ درجے پر۔ اللہ تعالیٰ نے عمل لازمی قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انسانوں کو یہ حق نہیں دیا کہ کسی کے عمل کے مقابلے میں اپنے عمل کو بہتر سمجھتے ہوئے عملِ کامل کا دعویٰ کرے۔ کیونکہ عملِ کامل کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی اس مقام کو نہیں پا سکتا۔

○

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقامِ اشاعت .... قادیان

(۲) وقفۂ اشاعت .... ہفتہ وار

(۳)، (۴) پرنٹر و پبلشر .... (ملک) صلاح الدین
قومیت .... ہندوستانی
پتہ .... محلہ احمدیہ۔ قادیان

(۵) ایڈیٹر کا نام .... خورشید احمد انور
قومیت .... ہندوستانی
پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان

(۶) اخبار بدر کے مالک فرد یا ادارہ کا نام .... نگران بورڈ بدر قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

(دستخط) صلاح الدین ایم۔ اے۔ پبلشر قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید میڈیکل ہال (؟) نارتھ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر ہونے کی حیثیت سے عمل کا ایک عظیم الشان پیغام دیا ہے

اس جہت سے حضورؐ کی سیرت کا مطالعہ کریں اور ہر میدان میں آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔!!

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال کی تعمیر کیلئے مرکزی انجمنوں، ذیلی تنظیموں اور افرادِ جماعت کو چندہ کی عمومی تحریک!

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۱۶ صلح ۱۳۶۶ ہش مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ:۔ مکرم عبد الحمید غازی صاحب۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

گزشتہ چند روز سے سارے یورپ میں سردی کی شدید لہر دوڑ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے کاروبار بند ہیں۔ بچوں کو بھی غیر معمولی سردی اور برفباری کی وجہ سے اگلے اتوار یا پیر تک چھٹیاں دے دی گئی ہیں۔ چونکہ جماعت کا ایک حصہ باہر نماز پڑھا کرتا تھا اور اُن کے لئے اب مارکی کا انتظام کیا گیا ہے مگر بہر حال مارکی میں بھی اس وقت سردی کی شدت ہوگی بہر حال۔ یہاں کی نسبت تو وہاں لازماً تکلیف دِہ صورتحال ہوگی۔ اس لئے آج انشاء اللہ تعالیٰ حتی المقدور خطبہ مختصر دیا جائے گا۔

دنیا میں الگ الگ حالات، الگ الگ تقاضے ہوتے ہیں۔ ربوہ میں گرمیوں کی شدت کی وجہ سے بعض دفعہ خطبے چھوٹے دینے پڑتے تھے۔ اور یہاں سردی کی شدت کی وجہ سے۔ اور جہاں تک روحانی گرمی کا تعلق ہے اس لحاظ سے بھی موزوں ہے برمحل بات ہے۔ ان علاقوں میں شدید روحانی سردی ہے بعض جگہ تو انجماد کی کیفیت ہے۔ بعض جگہ تو سب زیرو (SUB-ZERO) ٹمپریچر مستقل ہی رہتا ہے تقریباً۔ اور اُن علاقوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے

روحانی جوش و خروش

ہے۔ اور ایک طرف سے طبیعتوں میں۔ اگر دین کا عالم اس جوش و خروش سے صحیح فائدہ اُٹھائے اور صحیح سمت میں اُن دلوں کو ڈالنے اور ان کے ساتھ جو دلوں کی دھڑکنیں ہیں اُن کے رُخ کو پھیر دے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عظیم الشان اور پاک تبدیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

اب پاکستان میں جو دردناک حالات ہیں انتہائی طور پر ظالمانہ اور سفاکانہ مظالم، ایک پاکستانی دوسرے پاکستانی پر کر رہا ہے، ایک گروہ دوسرے گروہ پر کر رہا ہے اور اتنی خوفناک حالت ہے ایسے بہیمانہ مظالم ہیں کہ ان کے تصور سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ حالت ناممکن ہے ایک مسلمان کی ہو سکے اگر اس کے دل میں اسلام کی تعلیم کا کوئی بھی اثر ہو۔ اور علماء دیکھ رہے ہیں، جان رہے ہیں کہ اسلام کی نیگیشن (NEGATION) اس کی نفی ہے ان حرکات میں۔ لیکن اُن کو اس سے کوئی اثر نہیں، کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنیادی طور پر جو مذہب کے ساتھ لگاؤ ہے جو جذبہ ہے جو خون کو گرم رکھتا ہے وہ موجود ہے چنانچہ انہی لوگوں کو اگر علماء چاہیں، اس ہلاکت خیزیوں کی طرف منتقل کرنے کی، خدا کے نام پر خدا کے بندوں پر ظلم کرنے کی تلقین کریں تو گرمی اس نوعیت کی اتنی ہے کہ وہ فوراً خدا کے نام پر خدا کے بندوں کے خون پر بھی آمادہ ہو جائیں گے۔ ان کاموں کے لئے تو علماء ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ لیکن جو نیکی کے کام ہیں، جو مقاصد ہیں مذاہب کے اور سارے مذاہب کے یہی مقاصد رہا کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ شدت کے ساتھ اور غیر معمولی وسعت کے ساتھ

نیکی کی تعلیم

قرآن کریم نے عطا فرمائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انبیاء سے زیادہ نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھ کر ایک نمونہ قائم فرمایا کہ اب کسی کے لئے یہ کہنا بھی نہیں رہا کہ انسان ہیں ہم۔ ہم میں اتنی طاقت کہاں کہ اتنا آگے بڑھ سکیں۔ "بَشَر" کا اعلان دراصل اسی وجہ سے کیا گیا ہے قرآن کریم میں۔ بعض بیوقوف سمجھتے ہیں کہ مقام کو گھٹانے کے لئے کیا گیا ہے۔ مقام کو بڑھانے کے لئے 'بَشَر' کا اعلان ہے۔ یہی بات نہ سمجھنے کے نتیجہ میں دیو بندی اور دوسرے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر پہنچ گئے ہیں۔ اور ایسے ایسے خوفناک حملے کئے ہیں 'بشریت' پر۔ اور ایسی ایسی ذلیل مثالیں دی ہیں کہ اُن کو سُن کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور غیرت سے خون کھولنے لگتا ہے۔ لیکن ان میں سبق کی تعلیم ہے۔ جن کو نہیں ملی ہے اُن سے پھر ایسی حرکتیں بھی ہو جاتی ہیں جن سے لازماً جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے بہت بڑا کم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

کے ذکر کا مفہوم نہیں سمجھ سکے۔ 'بَشَر' اس لئے فرمایا جا رہا ہے کہ اتنا عظیم الشان ہونے کے باوجود بشر رہے۔ تمہیں یہ خوشخبری ہو اس بات کی کہ تم میں خدا تعالیٰ نے کتنی صلاحیتیں رکھی ہیں۔ اور کوئی کام بھی انسان کے لئے ناممکن نہیں ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر رہتے ہوئے ممکن کر کے دکھا دیا۔ جو خوشخبریوں کا دروازہ کھولا جا رہا تھا اسے فتنوں اور جھگڑوں کا دروازہ سمجھ کر اس سے قتل و غارت کے لئے داخل ہو رہے ہیں۔ نفرتیں پھیلانے کے لئے داخل ہو رہے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا دروازہ کھولا جا رہا تھا اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر نعوذ باللہ من ذالک بشری نقائص اور آپؐ کے روحانی مدارج کی حدیں قائم کی جا رہی ہیں اُن کو دکھا کر کہ دراصل آپؐ کی حدود کی تعیین مقرر تھی، کہ آپؐ کی اتنی معمولی حدود تھیں کہ نعوذ باللہ بعض صورتوں میں جانور بھی بڑھ جاتا ہے۔ فقرے ایسے ظالمانہ ہیں ایسے خطرناک ہیں کہ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا شدید تکلیف کے بغیر دہرا نہیں سکتا۔ اگر دہرانا پڑے تو انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ جس کو کہہ دیا جاتا ہے کہ "نقلِ کفر کفر نہ باشد" کہ کفر کی نقل کرنا یعنی اُسے دہرانا ایک خاص مقصد کیلئے بتانے کے لئے کفر نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت گندے الزامات کو دہرایا ہے۔ 'مفتری' کہا گیا اور قرآن کریم نے بتایا کہ ہاں مفتری کہتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ کفر بکنے والا جو ہے وہ ذمہ دار ہے۔ اگر کسی مقصد کی خاطر اُسے دہرایا جائے اور اس کی طرف منسوب کر کے دہرایا جائے تو وہ گناہ نہیں ہے غلط نہیں ہے۔ مگر محبت کے جذبات کا الگ قانون ہے۔ اور دہراتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ جب بھی قرآن کریم کی اُن آیات سے آپ گزریں گے، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو پیار ہوگا تو ہر دفعہ اس طرح گزریں گے جس طرح چمن میں چلتے چلتے کوئی کانٹا چبھ جاتا ہے۔ اور اس آیت پر سے گزرتے ہوئے دل کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تو یہاں جو تکلیف ہے 'بَشَر' کے معاملے میں دو گروہوں کے مباحث کی، یہ ہر خدا اور رسولؐ سے محبت کرنے والے کے دل کو ضرور پہنچتی ہے۔

مَیں کہنا یہ چاہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'بَشَر' کی حیثیت سے ایک

عظیم الشان پیغام

دیا ہے بنی نوعِ انسان کو کہ کبھی کسی نبی نے اس شان کا پیغام نہیں دیا تھا۔ بشریت کے ہر میدان میں مَیں نے قدم بڑھایا اور بشریت کے ہر میدان کو نور کا میدان بنا دیا۔ کوئی فرق نہیں رہنے دیا۔ اس لئے تم بھی اگر میری پیروی کرو، میرے پیچھے چلو تو تمہاری بشریت مسلسل نور میں تبدیل ہوتی چلی جائے گی۔ اور ایک مقام ایسا پہنچے گا جس طرح خدا نے میرے متعلق کہا کہ: "مَثَلُ نُوْرِہٖ" اسی طرح تمہارے متعلق بھی اللہ تعالیٰ بھی فرمائے گا۔ اور میرے تابع وہ مثالیں تمہارے اوپر بھی صادق آنے لگیں گی۔ اسی لئے قرآن کریم کی اسی آیت میں آخر تک پہنچتے پہنچتے یہ بیان فرما دیا کہ یہ نور جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا تھا وہ مومنوں کے سینوں میں گھر گھر میں جلنے لگا۔ گھر گھر میں اس نور کی شمعیں روشن ہو گئیں۔ تو آپ کو میرا پیغام یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قرآن کریم سے سمجھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اس طرح سمجھیں کہ وہ عظمتیں آپ کو پیغام دے رہی ہوں، آپ کو بلا رہی ہوں۔ اس طرح نہ سمجھیں جیسے بعض عظمتیں روک رہی ہوتی ہیں آگے بڑھنے سے۔ بعض دفعہ ہمالہ کی چوٹی کی طرف نگاہ کریں ایسے ایسے خوفناک بیچ میں روکیں حائل ہوتی ہیں، کہیں چٹانیں ہیں بھیانک، کہیں برف کے قلعے ہیں۔

کہیں غیر معمولی خوفناک کھڈیں ہیں۔ وہ منظر جس نے قریب سے دیکھا ہو اور مجھے کئی دفعہ مرتفع پہاڑوں پر جانے کا شوق تھا۔ پیدل چلنے کا بھی شوق تھا۔ کہ ان چوٹیوں کو قریب سے جا کر ان کے دامن کے پاس سے جا کر دیکھا ہے۔ بہت ہی پُرعظمت نظارہ ہوتا ہے۔ لیکن پُرہیبت بھی۔ وہ آنے کی دعوت، ایک رنگ میں تو دیتی ہیں، وہ چوٹیاں کہ ہر انسان کی ترقی کی بلندی کا خواہش ہے۔ لیکن ان کا رستہ اتنا بھیانک ہوتا ہے کہ انسان کو مایوس کر دیتا ہے۔ ناممکن بنا دیتا ہے۔ اس خواہش کو کہ میں بھی چڑھوں۔ اور اس چوٹی پر پہنچ جاؤں۔ تو

عظمتوں کی مختلف شکلیں

ہوتی ہیں۔ بعض عظمتیں اپنے ساتھ خوف کا پہلو رکھتی ہیں۔ ڈراتی ہیں۔ آگے قدم بڑھانے سے روکتی ہیں۔ بعض عظمتیں اس کے برعکس ہمیشہ پیچھے چلے آنے کے اشارے کرتی ہیں۔ اور سو سو طرح سے اشارے کرتی ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ہر پہلو پیار اور عشق کے ساتھ آپ کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ اشارے کر رہا ہے۔ آپ کے لئے رستے آسان کر رہا ہے۔ فرماتا ہے میرے پیچھے چلو اور خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تمہارے لئے رستہ آسان کر دوں گا۔ اس شان کی عظمت جس کے ساتھ عشق اور محبت اس طرح گوندھے جائیں کہ عظمت اور عشق اور محبت ایک ہی چیز کے نام بن جائیں۔ اس حیثیت سے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں اور آپ کے پیچھے چلنے کے لئے ہر میدان میں کوشش کریں۔

یہ سال ہمارے لئے بہت ہی اہمیت کا سال ہے۔ گزشتہ سال بھی اہمیت کا سال تھا اور سال کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ جماعت کے اتنے کام بنائے ہیں اتنے نئے رستے ترقی کے کھولے ہیں کہ جب وقت آئے گا میں آپ کو ان کی باتیں سناؤں گا۔ کچھ بتا بھی دی ہیں، کچھ باقی رہتی ہیں۔ اس وقت آپ کا دل خدا کی حمد میں سجدہ ریز ہو جائے گا۔ ویسے تو مومن کا دل ہمیشہ ہی سجدہ ریز رہنا چاہیئے۔ رکوع و سجود کی حالت رہنی چاہیئے۔ مگر بعض اوقات غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور بے ساختہ انسان سارے وجود کے ساتھ سجدہ میں گر جاتا ہے۔ ایسی برکتیں لیکر آیا تھا گزشتہ سال اور ایسی برکتیں چھوڑ گیا ہے ہمارے لئے پیچھے۔ ان کا ذکر بہت وسیع ہے۔ اس مختصر وقت میں تو میں اس مضمون کو نہیں چھیڑنا چاہتا۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کی پیروی کریں تو

ایک لامتناہی سفر

ہے۔ آپ کا اگلا سال اس سے بلند تر چوٹیوں کی طرف لے جائے گا۔ آپ تو آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ سفر ختم ہو گیا اور برکتوں کی انتہا تک آپ پہنچ گئے ہیں۔ آج بلندیوں تک پہنچیں گے کہ پچھلا سال اس کے مقابل پر گڑھا اور پستی دکھائی دے گا۔ گہری کھڈ جس طرح دکھائی دیتی ہے اوپر چڑھ کے۔ یوں معلوم ہوگا کہ ہم نے ترقی کی ہی نہیں تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اگر آپ اگلے سال اس سے بھی زیادہ شدت اور محبت سے کریں گے، تو اس سال جو کچھ بھی آپ نے پایا ہوگا وہ آئندہ سال کے حصول کے مقابل پر بالکل ہیچ اور بے معنی دکھائی دینے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین اور دلربا اور حقیقی دائمی عظمت پر ہر پہلو سے پہلے سے بڑھ کر عمل در آمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک پہلو ایسا ہے مختصراً اس کا بیان بھی ضروری ہے۔ کیونکہ لجنہ اماء اللہ کی صدر محترمہ کی طرف سے بار بار مجھے اس بارے میں یاد دہانی ہو رہی ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ نے کچھ سال پہلے

لجنہ کے دفاتر کی تعمیر نو

کے لئے اجازت لی تھی۔ اور ایک وسیع ہال بنانے کے لئے اجازت لی تھی۔ پرانی عمارت اتنی بوسیدہ ہو چکی تھی کہ وہ جگہ جگہ سے بعض دفعہ چھت سے بھی اینٹیں ٹوٹ کے گرتی تھیں۔ اور جلسہ سالانہ کے دنوں میں جب ہم وہاں مہمان خواتین کو ٹھہرایا کرتے تھے تو قناتیں لگا کر ساری جگہ تو پھر بھی چھوڑی نہیں جا سکتی تھی۔ کیونکہ مہمانوں کا رش بہت ہوا کرتا تھا۔ بعض دفعہ قناتیں لگا کر بعض خطرناک حصوں کو الگ کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ وہاں بچہ یا کوئی اور وہاں نہ پہنچے۔ اور اس طرح گزارا چلتا رہا۔ بالآخر انجینئرز نے مشورہ دیا کہ یہ عمارت اتنی بوسیدہ ہو چکی ہے کہ ہرگز لائق نہیں کہ مزید آگے چلایا جا سکے۔ چنانچہ دو حصوں میں ان کی عمارت کی تعمیر نو کا پروگرام بنا۔ ایک دفتر اور ایک ہال۔ دفتر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گیا ہے اور اس پر جو دس لاکھ روپے کی رقم خرچ آئی ہے اس میں سے دس لاکھ میں نے ان کو قرضہ دلوایا تھا۔ چار لاکھ لجنہ اپنی روز مرہ کی بچت میں سے پورا کر چکی ہے، دے چکی ہے۔ چھ لاکھ کا یہ قرض لجنہ پر ہے۔ اس کے علاوہ ہال کے لئے ان کو بیس لاکھ روپیہ چاہیئے۔ اگر بیس لاکھ قرض ان کو دیا جائے تو ۲۶ لاکھ کی رقم ہے جو انہوں نے دو سال میں واپس کرنی ہے۔ کیونکہ اگرچہ ان کی طرف سے تو یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں صد سالہ جوبلی سے پانچ سال کا قرض دے دیا جائے۔ صد سالہ جوبلی تو آنے میں دو سال رہ گئے ہیں باقی۔ تو اس میں سے پانچ سال کا قرض دینے کا مطلب ہی کوئی نہیں۔ اور یہ ہال بھی

جوبلی سے پہلے مکمل ہونا ضروری ہے بہرحال۔ اس لئے میں نے سوچا ہے کہ دو سال کے لئے ان کو قرض دیا جائے اور ان کی طرف سے

عالمی لجنات کو تحریک

کی جائے کہ حسب توفیق جتنا بھی بوجھ اٹھا سکتی ہیں وہ اس چندے میں حصہ لیں۔ گزشتہ دو سال میں جماعت میں بار بار ایسی تحریکات کی گئیں کہ اس کے نتیجے میں غیر معمولی مالی قربانی دی ہے جماعت نے۔ اتنی غیر معمولی کہ یہ دو تین سال بہت ہی ممتاز دکھائی دیتے ہیں مالی قربانی کے لحاظ سے۔ مجھے یقین ہے کہ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ جماعت کی تبلیغ بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ استطاعت بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک ظاہری فوری طور پر جانے کا تعلق ہے، جو حالات ہم پر گزر رہے ہیں ان پر جو میں نے سرسری نگاہ ڈالی ہے، میرا خیال ہے کہ خواتین پر اس وقت اتنا بڑا بوجھ ڈالنا مناسب نہیں ہوگا۔ کیونکہ پچھلی تحریکات میں مالی قربانی میں عورتوں نے خصوصیت کے ساتھ اتنا بھرپور حصہ لیا ہے کہ فوری طور پر ان قربانیوں کے معاً بعد اتنی بڑی تحریک کر دینا کہ خواتین خود اپنی طاقت سے یہ بوجھ اٹھائیں یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ ایک یہ وجہ ہے جس کی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ مرد بھی ان کے ہال میں چندے دے کر اس قربانی میں شامل ہوں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ خواتین تو ہر تحریک میں حصہ لیتی ہیں۔ خواہ مردوں کی ہو خواہ عورتوں کی ہو۔ اور صرف خدام الاحمدیہ کی ایسی تحریک ہے جس میں وہ حصہ نہیں لیتیں۔ لیکن دنیا یہ کہتی ہے کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ ان کے متعلق اچھی تعلیم نہیں دی۔ اس لئے ہمیں خاص طور پر یہ بھی دکھانا چاہیئے کہ عورتوں سے نہ صرف یہ کہ ہم برابری کا سلوک کرتے ہیں یا اسلام برابری کے حقوق دیتا ہے بلکہ ہم ان کے خاص جذبات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جو ان کو بعض پہلوؤں سے بعض لطافتیں عطا کی ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے آگے بڑھ کر ان کی خدمت میں، ان مجلسوں میں بھی ہم مدد کے خواہاں ہیں جو خالصتاً ان کے اپنے دائرے سے تعلق رکھنے والے امور ہیں۔ یعنی لجنہ اماء اللہ۔ یہ وہ دائرہ ہے جس کا محض ہی سے تعلق ہے۔ اور مردوں کے اس قسم کے امور سے لجنہ کا تعلق نہیں۔ لجنہ کا ان سے تعلق نہیں ہے۔ اگر

ہم یہ مثال قائم کریں

اس دفعہ کہ لجنہ اماء اللہ کی تعمیر میں مرد بھی حصہ لیں تو ایک بہت خوبصورت منظر ہوگا کہ مرد اپنی مستورات کا اس حد تک خیال رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے سوچا کہ چونکہ مردوں پر بھی بہت بوجھ ہیں اس لئے اس موقعہ پر انجمنیں بھی کچھ نہ کچھ حصہ لیں اور ذیلی تنظیمیں بھی کچھ نہ کچھ حصہ لیں۔ اس لئے اذیت تو میں یہی کرتا ہوں کہ اگر صدر انجمن احمدیہ اپنے حالات کا جائزہ لیکر کوئی تحفہ لجنہ کو پیش کرے اور تحریک جدید انجمن بھی کوئی تحفہ پیش کرے، وقف جدید انجمن بھی کوئی تحفہ پیش کرے اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ بھی حسب توفیق تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہماری بہنوں کا بوجھ بہت حد تک ہلکا ہو جائے گا۔ اور یہ بوجھ ہلکا کرنے سے تعاون کی عظمت کا احساس بھی جماعت میں پیدا ہوگا۔ اور بالعموم جو مرد اور عورت کا ایک دوسرے کے مقابلے کی اس میں کمی آئے گی۔ ایک دوسرے پر اعتماد بڑھے گا۔ اور ایک اچھی مثال قائم ہوگی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے طور پر تحریک کریں۔ لیکن طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالیں۔ خواتین کے معاملے میں میں بہت احتیاط اس لئے کر رہا ہوں کہ میرا یہ تجربہ ہے کہ جب ان کو مخاطب کر کے کسی قربانی کی طرف بلایا جائے تو بالعموم وہ اپنی جان پر ظلم پر بھی آمادہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن آواز پر لبیک ضرور کہتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدی خواتین میں اتنا قربانی کا مادہ ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر طاقت سے بڑھ کر تحریک کر دوں گا تو وہ اپنی جان توڑ دیں گی لیکن اس تحریک میں ضرور حصہ لیں گی۔ یہ وجہ تھی جو میں یہ ساری باتیں سوچنے لگا اور میں نے احتیاطیں کیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ اب تک میں ٹالتا بھی رہا۔ مجھے پتہ تھا کہ اور بہت سے بوجھ ہیں۔ اس لئے اب اس وقت ان کے اوپر خصوصی تحریک کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے ان شرائط کے ساتھ میرا دل رضامند ہو گیا ہے کہ میں اس تحریک کو عام کر دوں کہ جس حد تک توفیق ہے عالمی لجنہ اس چندے میں حصہ لے۔ اور غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالے۔ باقی جتنی رقم ہوگی انشاء اللہ وہ کچھ مرد طوعی طور پر پورا کریں۔ اور کچھ انجمنیں پورا کر دیں۔ اور دو سال کے اندر اندر یہ قرضہ جوبلی کو بہرحال واپس ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری بہنوں کی جو ضرورت ہے دیرینہ وہ جلد پوری ہو۔ اگرچہ اس ہال کا نقشہ اس وقت تو یہ سمجھ کر بنایا گیا تھا کہ کافی بڑا ہے۔ لیکن جس تیزی سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس کے پیش نظر یہ ہال بھی زیادہ دیر تک بڑا دکھائی دینے والا نہیں ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے تکمیل تک ہی چھوٹا ہو چکا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تو ایسی تحریکیں بعد میں آتی رہیں گی۔ لیکن حالات نے ہمیں بھی ذرا فراخی بخشی ہے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا:۔

"آج

پھر نماز جنازہ غائب

خواتین و مردوں کو ہوگی۔ پہلے مکرم الحاج عبد العزیز صاحب ابیولا (ABIOLA) کے متعلق نائیجیریا سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ۔۔۔ پا گئے ہیں۔ یہ بہت ہی مخلص، فدائی احمدی تھے جو جماعت احمدیہ نائیجیریا

کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے۔ بہت بزرگ، نیک مزاج، سعید فطرت، احمدیہ نظام کو سمجھنے والے اور اطاعت میں صفِ اوّل میں، بہت نیک اثر تھا ان کا بہت سے لوگوں پر۔ کئی دفعہ بعض فتنے اُٹھانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے جن کے نیک اثر کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ کوششیں ناکام رہیں۔ ان کا وصال سارے نائیجیریا کی جماعت کے لئے بڑا ہی اندوہناک واقعہ ہے۔ اور اس میں ہم، ساری جماعت اُن سے تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک سے بڑھ کر ایک سعید فطرت راہنما ان کو عطا کرتا چلا جائے جو اسلام کے ہر رنگ میں فدائی اور شیدائی ہوں ——— دوسرا جنازہ ہے مکرم فیض رسول صاحب کا۔ اُن کو انگلستان کی جماعت جانتی ہے۔ یہ مغربی بنگال کے رہنے والے تھے۔ اور بڑی عمر میں، چند سال پہلے انگلستان میں انہوں نے بیعت کی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان کا

بیعت کا واقعہ

بڑا دلچسپ ہے۔ لائبریری میں کُتب تلاش کرتے ہوئے اُن کو تذکرہ نظر آیا۔ یعنی انگریزی کا ورشن۔ (ENGLISH VERSION) اور تذکرہ پڑھتے پڑھتے ہی اُن کے دل کے سارے تالے کھُل گئے۔ اور انہوں نے سوچا کہ یہ تو لازماً سچا ہے۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ سلوک اور یہ الہامات ہیں۔ اور تذکرہ پڑھتے ہی احمدی ہونے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس سے پہلے لیسسٹر (LIECESTER) کے علماء کو اور بعض دیگر علماء کو خطوط لکھے کہ میں احمدی ہونے پر آمادہ ہو گیا ہوں لیکن تمہیں موقعہ دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے احمدیت کے خلاف جتنے بھیانک اور گندے اور خوفناک اعتراضات ہیں وہ سارے مجھے بھجوا دو۔ تاکہ میں اُن کا مطالعہ کروں چنانچہ انہوں نے ان کا مطالعہ کیا اور انہوں نے کہا کہ اس میں تو کچھ بھی نہیں۔ لچر اور لغو باتیں ہیں۔ اور کہاں تذکرے کا جو اثر تھا میرے دل پر اور کہاں وہ گندے اعتراضات اور لغو اور بے معنی باتیں۔ میں نے اُن کو لکھ دیا کہ کوئی اثر بھی تمہارے اعتراضات کا مجھ پر نہیں ہے۔ اگر تم مناظرہ مجھ سے کرنا چاہتے ہو، انہوں نے بتایا تھا مجھے یہ واقعہ ——— مناظرہ کر لو۔ اور چیلنج دیا، مختلف جگہ لکھا اور زبانی بھی دیا۔ لیکن کوئی اُن کے مقابلے پہ آیا نہیں۔ انہوں نے بہت اچھی کتاب "کامن سینس اباؤٹ احمدیت" (COMMONSENSE ABOUT AHMADIYYAT) لکھی اور جب یہ کتاب لکھی تو مجھے دی، وہاں بھجوائی ربوہ، وقفِ جدید میں تھا میں اُن دنوں۔ مطالعہ کے لئے۔ میں بہت متاثر ہُوا، بڑی اچھی کتاب تھی۔ بہرحال یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد

ایک اور دلچسپ واقعہ

سُناتا ہوں اُن کے متعلق۔ اس کے کتاب کے ملنے سے غالباً ایک دو سال پہلے کی بات ہے کہ مجھے کسی احمدی دوست نے لائبریری سے کتابیں دیکھتے دیکھتے ایک کتاب بھجوائی جو کسی بنگالی نوجوان نے لکھی تھی۔ کلکتہ سے لیکر انگلستان تک کے سفر کے واقعات تھے۔ اور وہ بچہ وہ تھا جو بھاگا ہُوا ماں باپ سے، سکول سے، سوسائٹی سے، آوارہ مزاج ہو کے، تلاش میں کہ میں کہاں جاؤں۔ کہاں جا کے ٹِکوں۔ اس مزاج کا بچہ نکلا اور اپنے سارے سفر کے واقعات لکھتا رہا۔ دِلّی بھی آیا۔ دِلّی کے واقعات جو اُس نے لکھے اس میں یہ لکھا کہ ان دنوں میں دِلّی میں جماعت احمدیہ کے کچھ لوگ رہتے تھے۔ ایک ان میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، ایک چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں مرحوم۔ ایک شیخ اعجاز احمد صاحب اور اس طرح بعض اوروں کا ذکر کیا۔ اور مجھے بھی دلچسپی تھی نئی نئی چیزیں دیکھنے کی۔ تو میں تو دنیا دیکھنے کے لئے نکلا ہُوا تھا۔ تو میں نے اُن سے رابطہ کیا۔ انہوں نے مجھ سے بڑا حسین سلوک کیا۔ اور کہا کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے قادیان، تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ تو کہتے ہیں، وہ لڑکا لکھتا ہے، مصنف اُس کتاب کا ——— کہ میں چلا گیا۔ اور یہ کچھ دیکھا وہاں۔ بعد میں اُن کے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ جو میرے ساتھی تھے وہ کچھ کچھ نذرانہ پیش کر رہے تھے جنہیں وہ ایک طرف پھینک رہے تھے۔ اور جب مجھ سے مصافحہ کیا تو میرے ہاتھ میں نذرانہ کوئی نہیں تھا۔ تو چنانچہ انہوں نے میرا ہاتھ دبایا جس کا مطلب یہ تھا کہ تم بھی کچھ نذرانہ پیش کرو۔ اور اس کے بعد بات ختم ہو گئی۔ وہ جب کتاب میں نے پڑھی تو میرے دل میں سخت اس بات کی کُرید لگ گئی کہ کاش اس مصنف سے میرا رابطہ ہو جائے۔ اور میں اس کو سمجھاؤں کہ وہ تو تمہیں محبت سے احمدیت کی طرف کھینچنا چاہتے تھے۔ تم بالکل غلط سمجھے ہو اُن کا پیغام۔ اُن کو تمہارے نذرانہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بس دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی۔ انگلستان اب جب میں آیا تو یہ فیض رسول صاحب مجھے ملنے آئے۔ اور اپنا تعارف شروع کرایا۔ میں کون ہوں۔ کس طرح احمدی ہُوا۔ میں نے اُن سے کہا کہ ایک کتاب لکھی تھی ایک نوجوان بنگالی نے۔ آپ جانتے ہیں وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا وہ میں ہی ہوں۔ (حضور اس پر ہنس پڑے اور محظوظ ہوئے یہ بیان کر کے)۔ اس میں جو دلچسپ واقعہ ہے، ایمان افروز خاص پہلو، وہ یہ ہے کہ انہوں نے

وفات سے پہلے اپنا سب کچھ جماعت کو دیدیا

ہے۔ وہ جس نے خلیفۂ وقت پر بدظنی کی تھی۔ اور ایک روپیہ کا ذکر کر کے کہ میں نے نہیں دیا۔ اپنی چالاکی کا اظہار کر رہا تھا کہ میں نے روک لیا۔ خدا نے اس حالت میں اس کو وفات دی کہ اپنا سب کچھ جماعت کو دے کے مرا ہے۔ ایک پیسہ بھی کسی اور کو نہیں دیا۔ یہ ہے اللہ کی شان۔ ایک چھوٹا سا واقعہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک واقعہ گزرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی یادداشت تو کبھی بھی مٹا نہیں کرتی۔ اور وہ ایک فیصلہ فرما لیتا ہے خدا اُس کے اوپر۔ اور اُسے پورا کرتا ہے اور مجھے جو بیچ میں داخل کیا گیا، ایک خلیفہ کو بیچ میں گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔ کہ دیکھو! یاد رکھنا! میں اِس طرح سلوک کیا کرتا ہوں۔ وہ کتاب کا ملنا بھی اتفاقی تھا بظاہر اور پھر اُن سے یہاں ملاقات ہو کر یہ ذکر چھڑنا بھی بظاہر اتفاقی تھا۔ مگر جو خدا تعالیٰ سے تعلق کے مضامین کو جانتے ہیں اُن کو پتہ ہے کہ یہ اتفاقات نہیں ہیں۔ یہ سب

اللہ تعالےٰ کی تدبیریں

چلتی ہیں۔ حیرت انگیز طور پر یہ تقدیر جاری ہوتی ہے۔ اور ہمارے ایمان کو ایک نیا ولولہ، ایک نیا جوش دیکر خدا کے اور بھی قریب کر جاتی ہے۔ اِس لحاظ سے مجھے اُن سے گہرا ذاتی تعلق بھی پیدا ہُوا۔ اُن کا علاج بھی میں کرتا رہا ہوں ہومیوپیتھک، خدا کے فضل سے فائدہ بھی پہنچا اُن کو۔ تو بہرحال، کلکتے میں سفر کے دوران اُن کی وفات ہوئی ہے۔

سید بشیر احمد صاحب ہیں پٹنہ کے۔ صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کے سیکرٹری ہیں۔ اُن کے والد سید عبد الجبار صاحب وصال پا گئے ہیں۔ اِس لئے اُن کی طرف سے درخواست ہے نمازِ جنازہ غائب کی۔

محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انڈونیشیا کی والدہ محترمہ بھی وفات پا گئی ہیں۔ وہ چونکہ جہاد کی حالت میں تھے اِس لئے خصوصیت سے اُن کی والدہ حقدار ہیں کہ اُن کے لئے دُعا کی جائے۔

ایک ہمارے مخلص احمدی دوست مکرم عبد الحمید صاحب قادیان کے ماسٹر چراغدین صاحب مرحوم کے بیٹے۔ اُن کی اہلیہ کی بھی وفات کی اطلاع ملی ہے۔

اِسی طرح شاہد کلیم احمد صاحب دار النصر غربی سے لکھتے ہیں کہ اُن کے والد ماجد صوبیدار محمد مجید احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ یہ جہلم میں مرزا منیر احمد صاحب کی فیکٹری میں کام کیا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے کو ۱۹۷۱ء میں بہت ہی غیر معمولی بہادری کے ساتھ احمدیت کے لئے مار کھانے کی توفیق ملی۔ اور غیر معمولی طور پر اُن کو زدوکوب کیا گیا یہاں تک کہ بعضوں کا خیال تھا کہ شاید بچ نہ سکیں۔ لیکن کوئی ذرا بھی شکوہ نہ اُن کی زبان پہ آیا۔ نہ اُن کے والد کی زبان پر۔ بلکہ غیر معمولی بشاشت تھی اس واقعہ کی وجہ سے۔ اس لئے بھی صوبیدار صاحب خاص طور پر دُعاؤں کے مستحق ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ: اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ
قسم جھوٹی کر دیتی ہے گھروں کو ویرانے!

"مسیح کو مرنے دو کہ اسلام کی زندگی اسی میں ہے"
(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۷)
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۳ رابندرا سرانی، کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
ٹیلیگرام: GLOBEXPORT

فاروقی سکّہ

سیّدنا حضرت عمر بن الخطّاب کا ایک مثالی کارنامہ

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورّخ احمدیت ـــــ ربوہ

قدیم زمانہ میں تجارتی لین دین کے لئے کوئی مشترکہ قدر نہیں تھی۔ اور خرید و فروخت کرتے وقت چیز کا تبادلہ چیز سے ہی کیا جاتا تھا۔ جسے علم المعیشت میں بارٹر سسٹم کہا جاتا تھا۔ سکّہ کی اختراع کا شرف اہلِ لیدیا (LYDIANS) کو حاصل ہوا۔ جنہوں نے ۷۰۰ ق۔م کے قریب یہ ایجاد کی۔ چنانچہ "کولیرز انسائیکلوپیڈیا" جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲ پر لکھا ہے:۔

"It is believed that the Lydians were the inventors of coined money. The abundance of Gold and Silver in Lydia and the large volume of Lydian trade were undoubtedly factors which influenced the adaption of this new medium of exchange."

یعنی یہ مسلّمہ بات ہے کہ اہلِ لیدیا ہی سکّہ کے موجد ہیں۔ لیڈیا میں سونے چاندی کی بہتات اور ان کی وسیع تجارت، یقینی طور پر بہی وہ عوامل تھے جو تبادلہ کے اس نئے ذریعہ کے اختیار کرنے کا محرک بنے۔

یہ نئی اختراع بہت جلد مقبول ہو گئی۔ اور لیڈیا سے یونان اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں پہنچی۔ اس وقت سے سکّہ سازی کا دستور ہر ملک میں رائج ہو گیا۔ اور سونا چاندی اور تانبا کل ترقی یافتہ ممالک میں بالاتفاق زر کے واسطے منتخب کر لئے گئے۔ امریکہ میں ٹکسال ۱۷۹۲ء میں قائم ہوئی۔

دنیائے اسلام میں پہلا سکّہ کب جاری ہوا؟ اس بارے میں مختلف آراء ہیں۔ عام مورخین کا خیال ہے کہ عرب میں سب سے پہلے جس نے سکّہ جاری کیا وہ اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان ہیں۔ علامہ ابوالحسن ماوردی نے "الاحکام السلطانیہ" میں حضرت سعید بن مسیب کی تائیدی روایت بھی نقل فرمائی ہے۔ ابو زناد کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج بن یوسف نے ۷۴ھ میں عراق میں ٹکسال قائم کی تھی۔ علامہ مدائنی درہم ضرب کرانے کا سال ۷۵ھ قرار دیتے ہیں۔ ایک خیال یہ ہے کہ سب سے پہلے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی ہدایت پر دراہم ضرب کرائے اور ایک جانب برکتا اور دوسری جانب لفظ اللہ تحریر کرایا۔ مگر حضرت علامہ مقریزی کی تحقیق کے مطابق پہلے اسلامی سکّہ کے موجد فاروقِ اعظم حضرت امیرالمومنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب امیرالمومنین عمرؓ خلیفہ ہوئے، اور خدا نے ان کے ہاتھ پر مصر و شام و عراق فتح کیا تو انہوں نے سکّہ کے معاملہ میں کچھ دخل نہیں دیا بلکہ پرانے سکّے جو جاری تھے۔ بحال رہنے دیئے۔ ۱۸ھ میں جب مختلف مقامات سے سفارتیں آئیں تو بصرہ سے بھی سفرا آئے جن میں احنف بن قیس بھی شامل تھے۔ احنف نے باشندگانِ بصرہ کی ضروریات اور حاجتیں بیان کیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کی درخواست پر معقل بن یسار کو بھیجا جنہوں نے بصرہ میں ایک نہر طیار کرائی جس کا نام نہر معقل ہے اور جس کی نسبت یہ فقرہ مشہور ہے اِذَا جَاءَ نَهْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ۔ حضرت عمرؓ نے اسی زمانے میں یہ انتظام کیا کہ ہر شخص کے لئے ایک جریب غلہ اور دو درہم ماہوار مقرر کئے۔ اسی زمانے میں حضرت عمرؓ نے اپنے سکّے درہم جاری کئے جو نوشیروانی سکّہ کے مشابہ تھے۔ البتہ اتنا فرق تھا کہ حضرت عمرؓ کے سکّوں پر الحمدللّٰہ اور بعض سکّوں پر محمد رسول اللہ اور بعض پر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لکھا ہوتا تھا۔

حضرت عمرؓ کے اخیر زمانے میں دس درہم کا مجموعی وزن چھ مثقال کے برابر ہوتا تھا"۔
(ترجمہ "النقود الاسلامیہ" بحوالہ "الفاروق" جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ از شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم)

بستانی کی "دائرۃ المعارف" (جلد ۷ صفحہ ۶۷) میں ہے کہ درہم چاندی کے سکّہ کو کہتے ہیں جو دارالضرب میں ڈالا گیا ہو۔ اور مدوّر ہو۔ اور مشہور یہ ہے کہ اس کو گول سکّہ کی شکل حضرت فاروق رضؓ کے زمانہ میں دی گئی تھی۔ ورنہ اس سے قبل وہ غیر منقش اور کھجور کی گٹھلی کی شکل میں تھا۔ ("اسلام کا اقتصادی نظام" صفحہ ۲۸۳ از مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی)

اس نئے جاری شدہ سکّہ سے سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت کے متعدد ایمان افروز پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں۔

اوّل۔ جنابِ الٰہی کی طرف سے آپ کو دوسری بے شمار صفات کے علاوہ حیرت انگیز قوتِ ایجاد بھی ودیعت ہوئی تھی۔

دوم۔ حضرت عمرؓ نے چالیس برس تک حکومت و سلطنت کا خواب تک نہیں دیکھا تھا بلکہ عنفوانِ شباب تو اونٹوں کے چرانے میں گزرا تھا۔ مگر آپ نے سربراہِ مملکت کی حیثیت سے دس سال کے قلیل عرصہ میں دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا اور اس دور کی عظیم ترین رومی اور ایرانی امپائر کو شکست دے کر دنیا کے ایک وسیع حصہ میں نیا نظامِ اقتصاد و معیشت قائم کر دیا۔ جس پر مغربی مفکرین اور مستشرقین بھی خراجِ تحسین ادا کئے بغیر نہیں رہ سکے۔

سوم۔ فلسفہ تاریخ کے بانی حضرت علامہ ابنِ خلدون نے اپنی تاریخ کے دیباچہ میں بتایا ہے کہ دارالضرب (ٹکسال) کا تعلق چونکہ عام مسلمانوں کے حقوق سے براہِ راست اور خصوصی رنگ میں تھا اس لئے اس کی حیثیت دینی اور مذہبی ہو گئی۔ اور خلافت کے فرائض میں شامل ہو گیا۔ اس نظریہ سے بالواسطہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ بنفسِ نفیس حرزِ جاں سمجھ کر سکّہ یا ٹکسال کی نگرانی فرماتے تھے۔

چہارم۔ حضرت عمرؓ کا سکّہ پر "لا الٰہ الا اللّٰہ" اور "محمد رسول اللّٰہ" کے مبارک الفاظ کا نقش کرانا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ خدا اور مصطفیٰؐ کے عاشقِ صادق تھے۔

پنجم۔ اس فاروقی سکّہ سے یہ حقیقت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ آپ کو کلمہ طیبہ کے مبارک الفاظ کی دنیا بھر میں اشاعت بے حد محبوب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی سلطنت کے باشندوں کے لئے ایسا سکّہ جاری فرمایا جس میں یہ مقدس کلمات کندہ تھے آپ کی دلی آرزو اور خواہش یہی تھی کہ کسی طرح عیسائیوں، یہودیوں اور دنیا کے دوسرے تمام غیر مذاہب کے گھر دل تک کلمہ طیبہ کی آفاقی صداقت پہنچ جائے۔ دینِ حق کی یہ ایسی خاموش مگر مؤثر اور عالمی تبلیغ تھی جس پر جتنا بھی غور کیا جائے انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ اور روح وجد کرنے لگتی ہے۔

مشہور مصری مورخ و ادیب ڈاکٹر محمد حسین ہیکل نے "الفاروق عمرؓ" میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کا سنِ ہجری جاری کرنا آپ کا الہامی کارنامہ تھا۔ اگر یہ صحیح ہے تو بلا شبہ فاروقی سکّہ کا اجرا بھی آپ کے الہامی کارہائے نمایاں میں شمار کیا جانا چاہیئے۔

مستشرقین نے اپنے لٹریچر میں بڑی شرح و بسط سے مسلم سکّوں کا ذکر کیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس "ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND ETHICS" میں خاص طور پر یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ صدیوں تک مسلم فرمانروا اپنے سکّوں میں زیادہ تر کلمہ طیبہ ہی نقش کراتے تھے۔ (ملاحظہ ہو جلد ۳ صفحہ ۷۰۹ مطبوعہ نیویارک ۱۹۲۴ء)

اس کتاب سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مغل شہنشاہ اکبر (۱۵۵۶ء ـــ ۱۶۰۵ء) چونکہ اسلام سے بدظن اور برگشتہ ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے ۲۸ سالہ عہدِ اقتدار میں اپنے سکّوں سے کلمہ طیبہ حذف کرا دیا جسے دیکھ کر یقیناً ہر عاشقِ رسولؐ تڑپ اٹھا ہوگا۔

یہ دیکھ کر بے انداز خوشی ہوتی ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے "ریال واحد" کے جو کرنسی نوٹ جاری کر رکھے ہیں ان پر کلمہ طیبہ موجود ہے۔

خلیفۃ الرسولؐ حضرت عمرؓ کی ایک عظیم الشان سنّت کے احیاء پر سعودی فرمانروا بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ فجزاہم اللّٰہ احسن الجزاء ؎

مَآثِرُهٗ مَمْلُوَّةٌ فِیْ دَفَاتِرٍ
فَضَائِلُهٗ اَجْلٰی کَبَدْرٍ اَنْوَرٍ
نَوَاهَا لَهٗ وَاسْعٰیهِ وَجُهْدِهٖ
وَکَانَ لِدِیْنِ مُحَمَّدٍ خَیْرَ مُحْتَمٍ
(سرّ الخلافۃ)

حضرت عمر فاروقؓ کے کمالات سے دفتر کے دفتر پُر ہیں اور آپ کے فضائل بدرِ انور سے بھی زیادہ روشن ہیں۔ آپ کے مبارک ارادہ اور آپ کی سعی و جدّ و جہد پر آفرین۔۔!! آپ دینِ محمدؐ کی واقعی نہایت عمدہ پناہ تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ

قسط اوّل

اسلام اور امنِ عالم

تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی - بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

حضرات کرام! میری تقریر کا موضوع جیسا کہ آپ ابھی سماعت فرما چکے ہیں "اسلام اور امنِ عالم" 'Islam and World Peace' ہے۔ یہ موضوع نہایت اہم اور وقت کا تقاضہ Need of the hour ہے۔ گو یہ موضوع نیم سیاسی اور نیم مذہبی ہے مگر انشاء اللہ اس موضوع کے دونوں پہلوؤں کے بارہ میں کچھ معلومات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ آج دُنیا شدید بے چینی بے اطمینانی اور بدامنی کے دَور میں سے گزر رہی ہے۔ بے شک اس زمانہ میں سائنس اور ٹکنالوجی نے بے مثال ترقی کی ہے۔ بجلی کی ایجاد۔ پیٹرولیم کی دریافت اور اس کے نتیجہ میں "تیز سواریوں کے نکل آنے سے دُنیا میں ذرائع آمد و رفت۔ مواصلات اور رسل و رسائل کی ایسی آسانی پیدا ہو گئی ہے کہ دُنیا اب ایک شہر کی مانند ہو گئی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کی وجہ سے دنیا کے ایک کونے کی خبر آناً فاناً دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہے۔

مگر سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کا تاریک پہلو یہ ہے۔ کہ ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے اس زمانہ میں خطرناک ایٹمی اسلحہ۔ خلائی تیز رفتار راکٹس۔ میزائلز اور نیوکلیائی نئے جوہری ہتھیار تیار ہو رہے ہیں۔ جیسے ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ نائٹروجن بم اور نائٹرون بم، ایسے تباہ کن اسلحہ کی تیاری اور ذخیرہ اندوزی اور پھر دن رات ان کے تجربات اور دھماکے زیر زمین اور سمندر کی تہہ میں دونوں بلاکوں یعنی امریکن اور رشین بلاک کی طرف سے ہو رہے ہیں جس کے نتیجہ میں تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے اور دُنیا کے لوگ سر دست خوف و ہراس کی وجہ سے لرزاں و ترساں ہیں۔ کیونکہ ایٹم بم کی تباہی کا نمونہ لوگ جنگِ عظیم ثانی میں دیکھ چکے ہیں جبکہ امریکہ نے جاپان کے دو مشہور شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر دو بم گرائے تھے تو لاکھوں لوگ تباہ و برباد ہوئے اور املاک کا بھی شدید نقصان ہوا۔ اب نائٹرون بم تو ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے کہ یہ املاک کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا مگر جاندار زندگی کو نہیں چھوڑے گا عجیب بات ہے۔ کہ تسخیر کائنات میں کامیاب ہونے والی طاقتیں، چاند پر اُترنے والے اور مریخ پر کمندیں ڈالنے والے لوگ، اور فضاؤں میں اُڑنے والی طاقتیں دُنیا میں امن و امان اور اطمینان و شانتی پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔ ایسی طاقتوں کی دن رات یہی کوشش ہے۔ کہ خطرناک سے خطرناک تر اور مہلک ہتھیار اور جوہری بم بنائے جائیں جن سے چشم زدن میں دُنیا کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ ان دجّالی اور طاغوتی طاقتوں کے پیش نظر صرف اور صرف اپنے اپنے ملکی اور قومی مفاد کی نگہداشت ہے۔ ان کو عام انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی و ارتقاء سے کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ ان دُنیوی طاقتوں کی رُوحانی آنکھ بند ہے اور ان کا اوّل تو مذہب سے کوئی تعلق نہیں جیسے اشتراکی اور کمیونسٹ بلاک کا حال ہے اور اگر کسی طاقت کا مذہب سے کوئی تعلق ہے بھی تو وہ برائے نام ہے۔ روحانیت اور تعلق باللہ اور مخلوق خدا کی سچی اور بے لوث ہمدردی و خیر خواہی سے یہ ممالک کوسوں دُور ہیں۔ سب طاقتوں کی زبانوں پر تو امن و شانتی کے خوبصورت اور دلکش الفاظ ہیں۔ مگر ان کے دل ان کے ساتھ نہیں۔ وہ امن و صلح کے جذبات سے خالی اور عاری ہیں۔ اور عملی طور پر امن و صلح کو تباہ و برباد کرنے کے منصوبے دن رات تیار ہو رہے ہیں۔ اسلحہ کی دوڑ۔ ایٹمی تجربات پر پابندی اور ایٹمی اسلحہ کے ذخیروں کو ختم کرنے کے دن رات مطالبے ہو رہے ہیں۔ میٹنگیں ہو رہی ہیں اور مذاکرات اور مشورے ہو رہے ہیں، مگر اندرونی اور خفیہ طور پر ایٹمی ہتھیار اور بم تیار ہو رہے ہیں۔ ان کے تجربات جاری ہیں اور بموں کے ذخیروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان ایٹمی طاقتوں کا ظاہر و باطن یکساں نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ جنیوا میں سالہا سال سے ایٹمی اسلحہ کی تیاری اور استعمال پر پابندی لگانے کے بارہ میں مذاکرات اور مشورے روس اور امریکہ کے مندوبین کے درمیان ہو رہے ہیں۔ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ ابھی گزشتہ ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں آئس لینڈ کی راجدھانی ریک جاوکس (Reykjavik) میں ٹھنڈے دنوں میں۔ ٹھنڈے مقام پر اور ٹھنڈے دماغوں سے صدر امریکہ مسٹر ریگن اور کمیونسٹ پارٹی روس کے جنرل سیکریٹری مسٹر میخائل گورباچوف کے درمیان ایک چوٹی کانفرنس ہوئی جس میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری۔ ذخیرہ اندوزی اور استعمال پر پابندی لگانے اور اسی طرح اسلحہ کی دوڑ کو ختم کرنے کے لئے چار روز تک مذاکرات ہوئے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ چوٹی کانفرنس جس سے دُنیا کے ممالک کی بڑی امیدیں وابستہ تھیں بُری طرح ناکام ہو گئی۔ کسی اہم امر پر اتفاق رائے نہ ہو سکا اور دونوں لیڈرز اپنے اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ ہر لیڈر اپنے حریف کو سیاسی میدان میں نیچا دکھانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کانفرنس کی ناکامی کی وجہ سے دُنیا میں آئندہ امن و صلح کے قیام کا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ اور باہمی جنگ و جدل کا خطرہ بڑھ گیا۔ یورپین ممالک میں زیادہ خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کو علم ہے کہ ان تمام ممالک کے مجموعی اسلحہ کے مقابل روس کا اسلحہ اُن سے تین گنا زیادہ ہے۔ اور روس کے مقابل پر یورپین ممالک میں نصب شدہ میزائلز ان کے دفاع کے لئے کافی نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایٹم بم کی جوہری توانائی، اس کی ہلاکت۔ اس کی تباہ کاری اور شدت حرارت کے عدم احساس اور اپنے جھوٹے وقار نے دونوں رہنماؤں کو کسی تجویز و رائے پر متفق نہ ہونے دیا اور یہ چوٹی کانفرنس بُری طرح ناکام ہو گئی۔ اب مسٹر گورباچوف جنرل سیکرٹری کمیونسٹ پارٹی سوویت یونین نے اعلان کیا ہے کہ اگر نئے سال سے امریکہ نے ایٹمی تجربہ کیا تو روس بھی پھر سے ایٹمی تجربات کرے گا اور مزید ایٹم بم بنائے گا تاکہ امریکہ کو نیوکلیائی ہتھیاروں میں روس پر کوئی فوقیت حاصل نہ ہو جائے۔

حضرات کرام! چند روز قبل ۲.۰.۷ پر بچوں کا پروگرام تھا وہ ایک گیت گا رہے تھے جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

ایک کے بیٹے دو، دو کے بیٹے چار
چھوٹی چھوٹی باتوں میں بٹ گیا سنسار

اس معصومانہ گیت میں موجودہ زمانہ کی سیاسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ واقعی دُنیا آج مختلف طبقات میں بٹ چکی ہے جس کی وجہ سے دُنیا میں امن مفقود اور بدامنی اور بے اطمینانی کا دَور دَورہ ہے۔ آئیے اب دُنیا کے حالات پر ایک طائرانہ مگر قدرے تفصیلی نظر ڈالتے ہیں۔

① ـــ آج دنیا کے ممالک تین حصوں میں منقسم ہیں۔

(الف) امریکن بلاک - جس میں امریکہ اور اس کے اتحادی برطانیہ۔ فرانس اور مغربی جرمنی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ممالک ترقی یافتہ اور سرمایہ دار ہیں اور جمہوریت کے علمبردار ممالک کہلاتے ہیں۔ ان ممالک کے پاس دولت و سرمایہ کے علاوہ فوجیں۔ جنگی ساز و سامان اور ایٹمی اسلحہ موجود ہے۔

(ب) روسی بلاک۔ جس میں روس اور اس کے ساتھی ممالک ہیں۔ یہ اشتراکی اور کمیونسٹ ممالک کہلاتے ہیں۔ یہ بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں۔ ان کمیونسٹ ممالک کے پاس بھی سرمایہ کے علاوہ فوجیں۔ جنگی ساز و سامان اور ایٹمی اسلحہ بکثرت موجود ہے۔

(ج) غیر جانبدار ممالک جن کی تعداد اس وقت ۵۹ ہے۔ ان میں ایشیائی اور افریقی ممالک شامل ہیں۔ ان میں سے بعض ملک "ترقی پذیر" اور اکثر پسماندہ ممالک ہیں۔ جو اپنی بقا و ترقی کے لئے دونوں بلاکوں کی امداد کے محتاج اور دست نگر ہیں۔ ان کے پاس نہ تو کثیر سرمایہ ہے اور نہ ہی اپنے دفاع کے لئے جنگی ساز و سامان ہے۔ غیر جانبدار ممالک کی تنظیم کی صدر ہمارے بھارت کی سابقہ وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کئی سال تک رہی ہیں۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے اس تنظیم کے صدر بھارت کے موجودہ وزیر اعظم شری راجیو گاندھی رہے ہیں اور آجکل افریقہ کے ایک ملک زمبابوے کے پریذیڈنٹ Robert Mugabe اس تنظیم کے صدر ہیں۔

حضرات! ایک وقت تھا۔ کہ جب دُنیا کا سفید فام حصہ۔ دوسرا ایشیا اور افریقہ کا سیاہ فام حصہ۔ پہلا حصہ

اگر حاکم تھا۔ تو دوسرا محکوم اور نسلی امتیاز کی وجہ سے ذلیل و مقہور و مغلوب۔ پہلا طبقہ اگر علم اور روشنی کا سرچشمہ تھا۔ تو دوسرا جہالت و افلاس کا گہوارہ لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد حالات بدل گئے ہیں۔ انداز فکر بدل گیا ہے اقدار حیات بدل گئی ہیں۔ اصول اقتصادیات میں زبردست تبدیلی ہو گئی ہے۔ صدیوں کی غلامی کے بعد آزادی ملنے پر افریقی ممالک میں شدید ذہنی رد عمل ظاہر ہوا ہے۔ اب ایشیا جاگ پڑا ہے۔ مشرق ادنیٰ سے لے کر مشرق بعید تک کے سب ممالک میں آزادی اور بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے استعماری طاقتیں متزلزل نظر آتی ہیں۔ براعظم افریقہ کے ممالک میں زندگی کی ایک نئی لہر اٹھی ہے۔ نسلی امتیاز کے خاتمے اور مساوات اور حقوق انسانی کے حصول کے لئے شاندار جدوجہد جاری ہے۔ اس انقلاب کو دیکھ کر ترقی یافتہ طاقتیں امریکہ اور روس ان نئے آزاد شدہ ممالک کو اپنے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب جمہوریت اور اشتراکیت کا فیصلہ سیاہ فام اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ ماہ ستمبر ۱۹۸۶ء میں غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم کا ایک اجلاس دہلی میں منعقد ہوا جس میں جنوبی افریقہ کی پریٹوریا حکومت جس کی بنیاد نسلی امتیاز پر ہے جس میں سفید فام اقلیت نے سیاہ فام باشندوں کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر رکھا ہے اور دن رات سیاہ فام اکثریت پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں کے خلاف متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا۔ کہ پریٹوریا حکومت اپنی نسلی امتیاز کی پالیسی کو ختم کر کے سیاہ فام اکثریت کو اُن کے بنیادی انسانی حقوق دے۔ آزادی دے۔ اگر پریٹوریا کی حکومت ایسا نہیں کرتی۔ تو دنیا کے سب ممالک اس کا اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ غیر جانبدار ممالک کی تنظیم کے اس متفقہ فیصلہ کو اقوام متحدہ U.N.O تک پہنچایا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس اور مغربی جرمنی کے ممالک نے اس معقول مطالبہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور تاحال وہ پریٹوریا کی جابر و ظالم حکومت کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ مگر غیر جانبدار ممالک کی تنظیم کی جدوجہد اس سلسلہ میں جاری ہے۔ سامراج ہے۔ خبر ملی ہے کہ پریٹوریا حکومت نے اپنے مظالم کو چھپانے کے لئے پریس اور اخبارات پر سنسرشپ نافذ کر دی ہے

(۲) عالم اسلام پر ایک نظر

اب آیئے ہم عالم اسلام پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں:۔

۱۔ چھ سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا کہ دو مسلمان ملکوں ایران و عراق میں جنگ جاری ہے اور یہ عرصہ دوسری جنگ عظیم کے عرصہ سے بھی زیادہ ہو چکا ہے۔ دونوں ملکوں کے لاکھوں لوگ جن میں معصوم اور نہتے شہری بھی شامل ہیں مارے جا چکے ہیں۔ اربوں روپیہ کی املاک تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ دونوں ملکوں کی اقتصادی حالت دگرگوں ہے ضد و تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے دونوں ملک اقوام متحدہ اور ہمدرد و خیر خواہ ملکوں کی جنگ بندی کی اپیلوں پر کان نہیں دھر رہے۔ دونوں ملکوں کی توپ خانوں کی گولہ باری۔ ہوائی حملوں اور میزائلز کے حملوں کی وجہ سے معصوم شہریوں کے خون سے زمین لالہ زار ہو رہی ہے۔ عراقی طیارے ایرانی شہروں پر بمباری کر رہے ہیں اور انتقامی طور پر ایران بصرہ کی تنصیبات پر ہوائی حملے کر رہا ہے۔ بحری جہازوں پر میزائلز سے حملے ہو رہے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ دونوں مسلمان ملک اسلام کے نام پر خونریزی کر رہے ہیں اور اسلام کا مقدس نام بدنام ہو رہا ہے۔ کیونکہ اسلام کا ان غیر اسلامی افعال و کردار سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو اختلافات باہمی کو پُر امن مذاکرات سے طے کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

ایک نیا انکشاف ہوا ہے۔ کہ امریکہ بجائے ایران و عراق کو جنگ بند کرنے کی نصیحت کرتا اُس نے اس جنگ میں ڈبل پالیسی اختیار کی اور ڈبل رول ادا کیا وہ ایک طرف عراق کو ایران کے اڈوں کے بارے میں وہ معلومات بہم پہنچاتا رہا۔ جو اُس کے جاسوس طیاروں سے حاصل ہوئیں۔ تاکہ وہ اُن اڈوں پر حملہ کرے اور دوسری طرف ایران کو خفیہ طور پر جدید اسلحہ سپلائی کرتا رہا۔ تاکہ جنگ جاری رہے۔ اس سودے بازی میں اسرائیل درمیانی واسطہ رہا۔ امریکہ نے شرط یہ رکھی۔ کہ ایران اس اسلحہ کی قیمت نکاراگوا کے باغیوں کو ادا کرے۔ اس سکینڈل میں خود صدر امریکہ ریگن اُن کا چیف آف سٹاف اور وزیر خارجہ ملوث ہیں۔ پہلے تو صدر ریگن نے اس خفیہ سودے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ مگر اب اعتراف کر لیا ہے۔ کہ یہ سودا اُن کے علم و اجازت سے ہوا۔ مگر اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے طریق کار میں غلطی ہوئی۔ امریکن کانگریس میں اس سکینڈل کی تحقیق کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ بلکہ سینیٹ میں اس کی تحقیقات شروع بھی ہو گئی ہے۔ ممکن ہے کہ اس سکینڈل کے نتیجہ میں مسٹر ریگن کا وہی حشر ہو جیسا کہ چند سال قبل واٹر گیٹ سکینڈل کے نتیجہ میں امریکہ کے ایک سابق صدر مسٹر نکسن کا ہوا تھا۔ بہرحال ایران کو خفیہ طور پر اسلحہ فروخت کرنے اور سپلائی کرنے کے سکینڈل کی وجہ سے صدر امریکہ مسٹر ریگن کی عزت و وقار کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔

۲۔ افغانستان میں روس

روس جیسی super power جو دوسروں کو نصیحت کرتی ہے۔ کہ کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ خود سات سال سے افغانستان میں اپنی فوجوں اور اسلحہ کے ساتھ گھسا ہوا ہے اور اقتدار پر قبضہ کر کے افغانیوں کی ایک کٹھ پتلی حکومت بنا کر مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے۔ دوسری طرف افغانی مسلمان باشندے آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ لاکھوں پناہ گزین پاکستان میں اور ایران کی سرحد کے پاس آ جمع ہو گئے ہیں۔ پاکستان اور U.N.O کا ادارہ کئی سال سے ان پناہ گزینوں کی مدد کر رہا ہے۔ افغانستان میں امن کے نام پر بدامنی۔ قتل و غارت اور بے اطمینانی کا دور دورہ ہے۔ U.N.O کے جنرل سیکرٹری کے خاص نمائندے مسٹر کارڈوائز بار بار جنیوا۔ پاکستان۔ افغانستان اور ایران کے چکر کاٹ رہے ہیں اور ان حکومتوں کے نمائندگان سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ کہ اس مسئلہ کا کوئی خاطر خواہ سیاسی حل نکل آئے۔ یعنی روس کی افواج افغانستان سے نکل جائیں مگر اب تک کوئی اطمینان بخش حل سامنے نہیں آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روس مختلف حیلوں اور بہانوں سے افغانستان میں اپنے ناجائز داخلہ و قبضہ اور تسلط و اقتدار کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ایسے کہتے ہیں۔ کہ ہاتھی کے دکھانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں۔ یہی حال ہمارے ہمسایہ ملک/ہمسایہ ممالک ...

اور روحانی بات ہے۔ کہ ۱۹۰۳ء میں اسی سرزمین پر ظالمانہ طریق پر دو معصوم احمدیوں کا یعنی حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید اور حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب شہید کا خون بہایا گیا۔ اس بادشاہی میں اسی وقت سے یہ سرزمین خدائی عذاب کے تحت ہے۔ اور پہلے امیر حبیب اللہ کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ اور اس کے خاندان کا صفایا ہوا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے شاہان کابل کا قتل ہوتا رہا یا جلا وطن کئے گئے اور اب تک یہ سرزمین خون سے لالہ زار ہو رہی ہے۔

پاکستان اور مظلوم احمدی

ہمارا پڑوسی ملک پاکستان جو اسلامی جمہوریہ کہلاتا ہے وہاں اسلام کے نام پر مظلوم احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ایک ظالمانہ آرڈیننس ۲۰ جاری کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ اُن کو مسلمان کہلانے۔ شعائر اسلامی اختیار کرنے۔ اذان دینے۔ السلام علیکم کہنے اور اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت سے نہ صرف روک دیا۔ بلکہ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے قید و جرمانہ کی سزا بھی رکھی۔ اس نام نہاد آرڈیننس کی آڑ میں مظلوم و معصوم احمدیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ بہت سے احمدیوں کو قید و بند میں ڈال دیا گیا ہے۔ اُن کی مساجد کو گرایا اور جلایا جا رہا ہے۔ اور ان کے خلاف ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور اخبارات میں شر انگیز پراپیگنڈہ ہوتا ہے۔ مگر احمدی کو ان غلط الزامات و اتہامات کا جواب دینے کی اجازت نہیں۔ یہ ظالمانہ آرڈیننس U.N.O کے بنیادی انسانی حقوق کے منشور کے صریح خلاف ہے۔ مختلف مدبرین اور دانشوروں نے اور امریکن کانگریس اور انسانی حقوق کے کمیشن کی طرف سے اپیل کی گئی ہے کہ اس نام نہاد آرڈیننس کو منسوخ کیا جائے اور احمدیوں کو اُن کے بنیادی حقوق دیئے جائیں اور اُن پر ظلم و ستم بند کیا جائے۔ مگر صدر پاکستان حکومت کے نشہ میں سرشار ہیں اور ان اپیلوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ مظلوم احمدیوں کی بارگاہ رب العزت میں دعائیں اور آہیں ایک دن ضرور اپنا اثر دکھائیں گی۔ وہاں سے سیاسی جماعتوں کی طرف سے جمہوریت کی بحالی اور صدر ضیاء الحق کے استعفیٰ کے مطالبات ہو رہے ہیں۔ کراچی شہر میں پٹھانوں

اور مہاجرین کے درمیان شدید خونریزی ہوئی ہے۔ اور کراچی دوسرا بیروت بن گیا۔ سندھیوں اور بہاریوں پر جو ظلم و ستم ہوا۔ اب کراچی میں اُس کا نتیجہ ظاہر ہوا ہے۔

(۴) عالمِ عرب پر ایک نظر

جب ہم مسلمان ممالک خصوصاً عرب دنیا کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ان میں باہمی اتحاد و اتفاق نہیں۔ مشترکہ اساس یعنی "خلافتِ راشدہ" کی نعمت سے مسلمان محروم ہیں۔ ایک ملک دوسرے ملک کے خلاف نبرد آزما ہے۔ شام اور مصر ایکدوسرے کے مخالف ہیں۔ شام و عراق کے لوگ ایکدوسرے کے خلاف ہیں۔ لیبیا کے صدر اور آمر کرنل معمر قذافی ہیں جو ایک انقلابی اور سیمابی طبیعت کے مالک ہیں۔ اُن کے تعلقات امریکہ سے خوشگوار نہیں۔ اگست ۱۹۸۶ء میں صدر ریگن نے ایک مفروضہ واقعہ کی آڑ لے کر لیبیا کو سبق سکھانے اور اپنی فوجی قوت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اپنے بحری بیڑے اور ہوائی جہازوں سے لیبیا کے فوجی اڈوں اور بندرگاہوں پر اچانک حملہ کر دیا۔ کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ مگر کرنل قذافی زندہ سلامت رہے۔ امریکہ کے اس جارحانہ اقدام کی ساری دنیا میں مذمت ہوئی۔ غیر جانبدار ممالک کی تنظیم نے امریکہ کے اس جارحانہ حملہ کے خلاف متفقہ طور پر شدید پروٹسٹ کیا۔ اقوام متحدہ تک اپنی آواز کو پہنچایا کرنل معمر قذافی صدر لیبیا کے اظہارِ ہمدردی کیا۔

لبنان۔ اسرائیل اور فلسطینی

حضرات! جن عرب ممالک کے پاس پٹرولیم کی دولت ہے وہ اوّل تو عیش و عشرت میں مبتلا ہیں۔ دوسرے کسی مظلوم ملک کی کھل کر حمایت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اپنی اقتصادیات اور ملکی ترقی کے منصوبوں میں دونوں بلاک کے ترقی یافتہ ممالک کے دستِ نگر ہیں اور کوئی بھی اپنے آقاؤں کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۴۸ء میں یہودیوں کی نوزائیدہ سلطنت "اسرائیل" قائم ہوئی۔ (جس کی اب ۱۹۸۶ء میں بھی آبادی صرف ۴۵ لاکھ افراد پر مشتمل ہے) اور اس کے اردگرد کروڑوں کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ عربوں کی صدیوں پرانی حکومتیں قائم ہیں۔ مگر طاقت و قوت کے لحاظ سے اسرائیل کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں۔

۱۹۴۸ء میں اسرائیل قائم ہوتے ہی فلسطین سے عربوں کو زبردستی نکال دیا گیا۔ وہ فلسطینی پڑوسی ممالک اُردن، شام اور لبنان وغیرہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ لبنان میں فلسطینیوں کے لئے امن و سکون نہ رہا۔ اکثریت کو مجبور ہو کر لبنان سے نکل کر تیونس میں پناہ لینی پڑی۔ مگر اسرائیل کے طیاروں نے ۲۵۰۰ میل کی دوری پر جا کر تیونس میں P.L.O کے ہیڈکوارٹر فلسطینیوں کے اڈہ پر بمباری کی۔ اب حالت یہ ہے کہ لبنان میں ایک طرف اسرائیل فلسطینی پناہ گزینوں کے کیمپوں پر بمباری کر رہا ہے جس سے فلسطینیوں کا شدید جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے۔ دوسری طرف کبھی عیسائی آبادی سے اُن کا ٹکراؤ ہو رہا ہے۔ اور کبھی مسلمان باہمی طور پر خونریزی کرتے ہیں جیسے شیعہ عمل ملیشیا فلسطینیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ رہی ہے۔ لبنان کی راجدھانی بیروت ایسا خوبصورت اور پُرفضا شہر تھا کہ لوگ اسے عرب کا پیرس کہتے تھے۔ مگر اب دن رات جل رہا ہے۔ اُس کا حسن اور اُس کی خوبصورتی باہمی جنگ و جدل اور بمباری سے زائل ہو چکی ہے۔ اس وقت مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل دندنا رہا ہے۔ کیونکہ اسے امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے اب تازہ خبر یہ ہے کہ اسرائیل نے ۱۹۶۷ء کی جنگ میں دریائے اُردن کے مغربی کنارے کے جن علاقوں پر قبضہ کیا تھا جن میں بیت المقدس، رام اللہ اور طرابلس شامل ہے۔ اسرائیل نے عربوں پر تازہ ظلم و ستم شروع کیا ہے جس کی وجہ سے اس حصہ میں بسنے والے فلسطینی اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اسرائیل کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ گولیاں چل رہی ہیں اور معصوم شہید ہو رہے ہیں۔ اس مغربی کنارہ کے علاوہ لبنان میں تو کئی سال سے وہ فلسطینیوں پر ظلم و ستم ڈھا رہا ہے۔ اس ظلموں کے خلاف سلامتی کونسل اور U.N.O میں پروٹسٹ ہو رہے ہیں۔ مگر اسرائیل اپنے ظالمانہ رویہ پر قائم ہے اور کسی اسلامی ملک میں اسرائیل کے مقابلہ کی ہمت و طاقت نہیں۔

حضرات! مسلمانوں کی اس زبوں حالی اور کسمپرسی کا نقشہ آج سے قریباً ساٹھ سال قبل جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے کتنے درد انگیز الفاظ میں کھینچا ہے۔

۵

صد دشکارِ غم ہے تُو مسلم خستہ جاں کیوں
اُٹھ گئی سب جہاں سے تیرے لئے اماں کیوں
بیٹھنے کا تو ذکر کیا بھاگنے کو جگہ نہیں
ہو گئے دراز مجھ پر ارض زنگ ہوا جہاں کیوں
ہاتھ میں کیوں نہیں تیغ زور بازو میں کیوں اب نہیں
چھین گئی ہے تیرے منہ کی گویا زبان کیوں
سارے جہاں کے غم کیوں ٹوٹ پڑے ہیں مجھی پہ آج
بیٹھ گیا ہے دل صبر سے گیا امتحاں کیوں
تجھ کو اگر خبر نہیں اس کا سبب میں تجھ سے سُن
تجھ کو بتا کہ کیوں ہے برگشتہ ہوا جہاں کیوں
منبع امن کو جو تو چھوڑ کر دور میں دیا
تیرے لئے جہاں میں امن ہو گیا ناپید
ہو کے غلام تُو نے رسم و داد قطع کی
اُس کے غلام در جہاں تجھ پہ ہو مہرباں کیوں

کہ اے غافل و خستہ جان مسلمان! ذرا اپنی موجودہ حالت پر غور کر۔ جب تُو نے منبع امن یعنی خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا۔ اور اس کو بھول گیا تو خدا تعالیٰ نے تجھے بھلا دیا۔ اور اس کے غلام زمین و آسمان فرشتوں اور جملہ اسباب نے تیری مدد سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور تو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے محروم ہو گیا۔ اور تیری بے بسی کا یہ راز ہے۔ الٰہی اصول اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ" جب تُو اپنے اندر نیک تبدیلی کرے گا تب خدا تعالیٰ کے محبت و رحمت بھرے سلوک کا بھی مشاہدہ کرے گا۔ (باقی)

نذرانۂ عقیدت
بحضور سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کی جانب ہوا مائل مرا فکرِ سخن
اے امامِ انبیاءؐ، محبوبِ ربِّ ذوالمنن

باعثِ تخلیقِ عالم آپؐ کا ذی شاں وجود
یہ زمین و آسماں، یہ مہر و مہ کی انجمن

آپؐ کا ہی دور ہے، ابتداء تا انتہا
صاحبِ لولاک تُو، گردش میں تیری ہر زمن

تُو ہی اوّل، تُو ہی آخر، مظہرِ ذاتِ خدا
بعثتِ انبیاءؑ ہوئی جب تُو ہوا سایہ فگن

ہے حدِ ادراک سے اُونچا ترا اعلیٰ مقام
بحرِ عرفاں میں ترے سب انبیا ہیں غوطہ زن

چومتے ہیں یہ زمین و آسماں تیرے قدم
پیشوائی کے لئے رُوح الامیں ہے خندہ زن

آپؐ کا معراج ہی ہے آدمیت کا عروج
خاتمیت آپؐ کی فیضانِ حق کا ہے خزن

ہو گیا ہے دین کامل، آپؐ کی برکات سے
خلعتِ اتمامِ نعمت آپؐ کے ہے زیبِ تن

یہ جہاں روشن ہوا ہے آپؐ کے ہی فیض سے
مطلعِ انوارِ حق ہے آپؐ کا سیمیں بدن

مرکزِ انسانیت اور محورِ رُوحانیت
علم و دانش کا سمندر آپؐ میں ہے موجزن

مظہرِ تیرے تری شانِ جلالی کا ظہور
اور جمالی دور میں ہے احمدیت گامزن

مہدیٔ موعودؑ ہے آپؐ کا ہی ظلِ تام
پیرو ہو کر ہو گیا ہے انبیاء کا پیرہن

محتاجِ دعا — میر عبدالرحمٰن یاری پورہ (کشمیر)

سیرۃ النبیؐ سیریز

سیرۃ النبیؐ سیریز کا دوسرا شمارہ "شانِ خاتم الانبیاءؐ" تبلیغِ حق میں" کے عنوان سے تقریباً تیار ہو چکا ہے مارچ کے پہلے ہفتہ میں انشاءاللہ مجالس میں پہنچ جائے گا۔ قیمت فی شمارہ ۲/۲۵ روپیہ پورے سیٹ کی قیمت ۱۵ روپے مع خرچ ڈاک۔ — صدر مجلس انصار اللہ

سکونِ قلب

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ انگلستان کی کتاب "لائف سپریم" کا ایک باب

ترجمہ و پیشکش

مکرم مسعود ذکریا رک صاحب مقیم کینیڈا

سکونِ قلب ایک اندرونی کیفیت ہے جس کو پانے کے لئے ہر کوئی خواہش کرتا ہے مگر بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پاتے ہیں۔ اکثر وہ لوگ جن کو اشتعال انگیزی کا نشانہ بنایا جاتا ہے وہ بے چینی اور مایوسی کا کم و بیش اظہار کرتے ہیں حقیقی سکونِ قلب کا اظہار انسان کے کردار سے نمایاں ہوتا ہے اور اس کا اظہار انسان کی آواز، رفتار اور دیگر جسمانی حرکات سے ہوتا ہے۔ یہ درحقیقت آسمانی نعمت ہے جو انسان کے اندر سکون پذیر رہتی ہے اور ہماری شخصیت کو چوبیس گھنٹے متاثر کرتی ہے۔

روح کا سکون ایک ایسی خصوصیت ہے جسے ہر کوئی اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اس امر میں کامیابی کے حصول کے لئے ضروری اجزاء یہ ہیں۔ دعا۔ دماغی توجہ۔ ضبطِ نفس۔ پختگی ارادہ اور استقلال۔ یہ صفات یقیناً انسان کو اپنی منزل کی طرف اڑا کے لے جائے گی اور وہ جلد ہی ایک عظیم انقلاب اپنے اندر محسوس کرے گا۔ اپنی کوششوں کے اولین ثمرات سے وہ مطمئن نہ ہو گا چنانچہ وہ مزید ترقی کے لئے خواہش اور کوشش کرتا رہے گا اور ہمیشہ اپنے اعمال میں احتیاط برتے گا۔ تا ذرا سی لغزش بھی اس کے روحانی توازن کو بگاڑ نہ دے۔ اور جوں جوں وہ ترقی کرے گا سکون اور اطمینان اس کے خیالات اور اعمال پر اس قدر حاوی ہو گے کہ اس کو ہر وقت چوکس رہنے کے لئے مزید کوشش اور احتیاط درکار نہ ہو گی اور یہ چیز اس کی فطرتِ ثانیہ بن جائے گی۔ جس شخص کو سکونِ قلب حاصل ہو جاتا ہے وہ دنیا کی تکالیف اور دکھوں سے آزاد نہیں ہو جاتا ایسا شخص ان تکالیف سے خوب واقف ہوتا ہے مگر ان کو نہایت سکون سے قبول کرتا ہے اور دیکھنے والا ایسے شخص میں بظاہر کوئی جذباتی تغیر نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی پہلی بیٹی عصمت سے بہت لگاؤ تھا جب وہ بیمار ہوئی تو آپ نے اس کی بہت دیکھ بھال کی لیکن جب وہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا آپ اسے بالکل بھول گئے ہیں۔ آپ نے خدا کی مرضی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا تھا۔ ایک اور موقعہ پر بعض عیسائی پادریوں نے آپ کے خلاف قتل کا جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ایسی حالت میں عموماً لوگ بے چینی اور اضطراری کا اظہار کرتے ہیں مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بالکل پُرسکون رہے۔ کسی کو گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ آپ کے اوپر قتل کا الزام عائد ہے جس شخص کو سکونِ قلب حاصل ہو وہ کبھی گھبراتا نہیں ہے۔ زندگی یا موت، صحت کی خرابی، مصائب و تکالیف اس کو پریشان نہیں کرتے اگرچہ ایسا شخص ان مصائب کے اثرات سے متاثر ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اس کے سکون و حرکات پر اسے پورا ضبط حاصل ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان کو مختلف مصائب میں مبتلا کر کے صبر سکھلاتا ہے فرمایا:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ (بقرہ: ۱۵۶-۱۵۷)

حقیقت تو یہ ہے کہ تکالیف اور مصائب کے دوران ہی انسان کی صحیح پہچان ہوتی ہے جبکہ انسان تمام نیکیوں سے افضل نیکی یعنی صبر کے مظاہرہ کا موقع کتا ہے۔ سفلی جذبات کو زیر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس میں کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سب سے نیک اور بزرگ سمجھے جاتے ہیں مگر ذرا سی بات پر وہ اس قدر بے صبری اور غم و غصہ کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ان کے معتقدین حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

ہمارے اس مضمون کا مقصد پُرسکونِ قلب کی جاذبیت کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے تاکہ قارئین اپنی ذہنی کیفیت پیدا کریں اور اس ذہنی حالت کے پیدا کرنے کے لئے ایسے گُر بتلا سکتا جائیں کہ انسان ان بلندیوں کی طرف پرواز کر سکے۔

جو شخص سکونِ قلب کی تلاش میں سرگرداں ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ایسی حرکت اور عمل سے آگاہ ہو جو اس کی روح کو برباد کر دے وہ روز مرہ زندگی کے ان تمام واقعات سے آگاہ ہو جہاں سے اسے ٹھوکر لگنے کا احتمال ہو اور وہ ان حادثات سے بچنے کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے یہ امر بہت مفید ہے کہ آنے والے خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے ان امور کا علم ہو جو اس کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ سیاہ بادل آنے والے طوفان کی علامت ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر راہگیر پناہ تلاش کرتا ہے گھر والی دھوپ میں لٹکے ہوئے کپڑوں کو جلد جلد اکٹھا کر لیتی ہے اور گڈریا اپنا ریوڑ باڑہ میں ہانک کر لے جاتا ہے وہ سب سمجھ جاتے ہیں کہ طوفان کی آمد ہے اور اس سے بچاؤ کا سامان ضروری ہے سیلف کنٹرول کے نہ ہونے سے بے صبری، بے آرامی، گالی گلوچ، غصہ اور طنز آمیزی کے دروازے کھل جاتے ہیں ان سب پر قابو پانا ضروری ہے اب ہم روز مرہ زندگی کی چند ایسی باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو انسان کو برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ صرف وارننگ سائن ہیں۔ اور جونہی یہ نظر آئیں ان کے خلاف حفاظتی انتظامات کئے جائیں ہر علامت کو ایک چیلنج سمجھا جائے اور ضبطِ نفس کا ایک زینہ سمجھا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ رفتہ رفتہ ان پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

شور:۔ شور عام طور پر اعصاب شکنی غم و غصہ اور تلخ نوائی کا باعث بن جاتا ہے۔ گھر میں بچوں کا شور و غل، گھر والوں کے لئے بعض دفعہ ناراضگی کا باعث بن جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے بعض علمی شاہکار اسی قسم کے شور و شغب کے درمیان تحریر فرمائے جو آپ کے گرد و پیش جاری رہتا تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت سر درد تھا اور حضرت مولوی عبد اللہ صاحب نے عرض کی کہ بچوں اور خادموں کا شور حضور کی طبیعت پر بوجھل تو نہیں، تو فرمایا کہ ہمیں تو ان بچوں کا شور بُرا نہیں لگتا البتہ اگر یہ شور ختم ہو جائے تو اپنی خوشی سے ہی ختم کر دیں۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ سے حضور سے پوچھا گیا کہ آپ گھر کے شور و غل میں کیسے علمی کام کر لیتے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں تو اس طرف توجہ ہی نہیں کرتا اس لئے مجھے یہ ناگوار بھی نہیں گزرتا۔

خلل اندازی:۔ بعض اوقات انسان جب کسی دلچسپ کام میں ہمہ تن مصروف ہوتا ہے تو بے وجہ کی خلل اندازی بہت بُری محسوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک چھپتا ہوا پرندہ یا مکھی و مچھر کی بھنبھناہٹ بھی اس قدر بُری محسوس ہوتی ہے کہ انسان غصہ میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور اسی طرح نیند میں خلل بھی بعض لوگوں کو بہت برا لگتا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کسی علمی کام میں محو ہوتے تو بچے آپ کے کام میں مخل ہوتے مثلاً دروازہ پر بار بار دستک دیتے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بلا پس و پیش دروازہ کھول دیتے۔ ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے آپ کا مسودہ جلا دیا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا شاید خدا تعالیٰ کو اس سے بہتر مسودہ لکھوانا منظور تھا۔

یاوہ گو:۔ بعض لوگ بہت باتونی ہوتے ہیں۔ خود ستائی میں وہ اس قدر دوسروں کو بور کرتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو توجہ دینا نہایت مشکل کام ہے سننے والے کے لئے ایسا شخص گویا صبر کا امتحان ہوتا ہے۔

غذا:۔ بعض اوقات غذا انسان کی پریشانی کا موجب ہو جاتی ہے۔ بچے اس کا اظہار بہت خوبی سے کرتے ہیں۔ بعض خاوند اپنی بیویوں پر اس لئے ناراض ہو جاتے ہیں کہ کھانا وقت پر تیار نہ تھا۔ بھوک اعصاب پر بُری طرح اثر انداز ہوتی ہے اور جو حضرات روزوں کے عادی نہیں ہوتے بھوک ان کے لئے وبالِ جان بن جاتی ہے۔ ہم سب کو بھوک کی علامات ظاہر ہوتے ہی ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔

مالی پریشانیاں :- مالی مسائل اکثر دماغ پر مسلط ہوتے ہیں۔ ان مسائل سے انسان کی ترجیح قدر بدل جاتی ہیں، پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں۔ مالی مسائل ہمارا ذہنی سکون برباد کرنے کا باعث نہیں ہونے چاہئیں بلکہ سکون قلب ہمارا مقصد اور مدعا ہونا چاہیئے۔ ہمیں خدا پر توکل رکھنا چاہیئے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ احمدیت کے ذریعہ ہمیں وہ لازوال دولت ملی جو دُنیا کی تمام دولت سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بوقت وفات صرف چند کھجوریں ہی اثاثہ تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس وفات کے وقت صرف ایک روپیہ تھا۔ سکون قلب انسان کو بشاشت اور مسکراتا ہوا چہرہ رکھنے میں ممد ہوتا ہے خواہ انسان کو کیسے ہی مالی مسائل درپیش ہوں۔

تھکاوٹ :- تھکا ماندہ انسان مسکراہٹوں سے دور ہوتا ہے اس کے اعصاب کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر کام اور ہر چیز طبیعت کے خلاف اور شکایت کا موجب بن جاتی ہے۔ تھکے ہوئے شخص کو اپنی گفتگو اور اعمال کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

زبان کی کاٹ :- بعض لوگ اپنی زبان کو گالی گلوچ کے ہتھیار سے مسلح رکھتے ہیں تاکہ وہ دوسروں کو بے عزت کر سکیں۔ اگر آپ کی کوئی اس طرح بے عزتی کرے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ خاموش رہو اور ایسے شخص کے سامنے نہ ٹھہرو۔

رہو۔ اس کام کے لیئے ضبط نفس کی ضرورت ہے ہماری زندگی میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن سے ہم ناراض اور خفا ہو سکتے ہیں مثلاً اگر آپ کسی سے متفق نہ ہوں تو اس کا اظہار شکایت یا تسلی سے کرنا پسندیدہ ہے۔ مگر اس چیز کو کھلم کھلا دشمنی کی ایک وجہ بنا لینا ناپسندیدہ امر ہے۔ زندگی میں ہمیں خفا کرنے والے امور کی ایک فہرست قارئین کے لیئے پیش کی جاتی ہے:-

(۱) جب لوگ وقت کے پابند نہ ہوں۔
(ب) جب کوئی قیمتی چیز کھو جائے (ج) جب کوئی خواہ مخواہ لڑائی مول لے (د) جب کوئی بس یا گاڑی سے رہ جائے (ر) جب کوئی وعدہ ایفا نہ کرے (س) جب صحت خراب ہو اور انسان سخت تکلیف میں مبتلا ہو۔ (ش) ناروا سلوک۔ اس فہرست میں اور بھی دوسری باتیں شامل ہو سکتی ہیں مگر چند ایک کی نشاندہی کافی ہے۔

جس طرح جسمانی ورزش انسان کے جسم کو مضبوط بناتی ہے اسی طرح ذہنی اور روحانی امور کے ذریعہ دماغی اور روحانی آسائش کا سامان کیا جا سکتا ہے کسی مقصد کے حصول کے لیئے خواہ وہ مادی ہو یا روحانی خاص دھیان اور غور و فکر کی ضرورت ہے جس کے پیچھے کامیاب ہونے کا زبردست جذبہ کارفرما ہو۔ (مندرجہ ذیل مساوات پیش نظر رکھیں) :-

شوق + چاہت = برابر ہے کامیابی

سکون قلب کی گہرائی ناپی نہیں جا سکتی یہ وہ ہیرا ہے جو انمول ہے اور اسی کو نصیب ہوتا ہے جو دیانتداری سے اپنی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے اور اپنے رب پر مسلسل نظر رکھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے کامیابی کی التجا کرتا ہے۔

وِلادت

مؤرخہ ۲۰/۱ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا نواسہ عطا فرمایا ہے جو عزیزم انیس احمد دانی ساکن پٹنہ (ایم پی) کا بیٹا اور مکرم ظہور حسین صاحب دانی کا پوتا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں تقسیم رقم پیش کرتا ہوں۔ قارئین سے عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین بننے اور درازی عمر و بلندی اقبال کے لیئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: نور الحسن مونگھیری۔ دھنباد (بہار)

جماعت احمدیہ مواٹو پڑا (کیرالہ) کا صحیح پتہ

احباب جماعت کی آگاہی کے لیئے جماعت احمدیہ مواٹو پڑا (کیرالہ) کا مکمل اور صحیح پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ آئندہ اسی پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

(خاکسار: وی۔ این شمس الدین صدر جماعت)

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
P.O. MUDAVOOR
MOVATTUPUZHA - 686669
DT- ERNAKULAM, (KERALA)

خَتَم اور خاتَم کے معانی

از مکرم سیّد عبد العزیز صاحب مقیم نیو جرسی۔ امریکہ

بعض غیر احمدی علماء خاتم اور ختم کے معنی نہیں جانتے۔ اور بعض جانتے ہیں لیکن حق کو چھپانے کی خاطر صحیح معنی بتانے سے معذور ہیں۔

خاتَم اور خَتَم کے اصلی اور حقیقی معنیٰ لغت عربیہ میں مندرجہ ذیل ہیں:-

خَاتَم ۔ ذریعۂ تاثیر (مَا يُخْتَمُ بِهٖ)
خَتَم ۔ ذریعۂ تاثیر ۔ تاثیر

ختم، اسم بھی ہے جس کے معنیٰ ذریعۂ تاثیر کے ہیں اور مصدر بھی ہے جس کے معنیٰ تاثیر کے ہیں ـــــ لہٰذا ختم اور خاتم دونوں ذریعۂ تاثیر کے معنیٰ میں مشترک ہیں۔

غیر احمدی مولوی صاحبان یہ تو بتاتے ہیں کہ ختم کے معنیٰ ختم ہو جانے کے ہیں جو کہ ختم کے مجازی معنیٰ ہیں۔ لیکن آج تک وہ یہ بتانے کی جرأت نہیں کر سکے کہ ختم کے معنیٰ ذریعۂ تاثیر (مُہر) اور تاثیر کے بھی ہیں ـــــ کیا غیر احمدی علماء ختم اور خاتم کے ہمارے بیان کردہ معانی سے انکار کر سکتے ہیں؟

کیا غیر احمدی علماء بتا سکتے ہیں کہ وہ مُہر جس میں قوت تاثیر ہوتی ہے اس کے معنیٰ کبھی بند اور ختم کے ہوتے ہیں؟ پس ختم اور خاتم کے معنیٰ ہے مَا يُخْتَمُ بِهٖ یعنی جس کے ذریعہ سے اثر یا آثار پیدا کیئے جاتے ہیں۔ یعنی مُہر کے ہیں۔

کیا غیر احمدی علماء اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ مُہر اثر پیدا کرنے کا ذریعہ اور واسطہ ہے؟

کیا وہ روزانہ مشاہدہ نہیں کرتے کہ مُہر اثر پیدا کرتی ہے۔ اے مولوی صاحبان! اگر کوئی مُہر، اثر پیدا نہیں کر سکتی تو وہ مُہر (خاتم) نہیں ہے ـــــ اس صورت میں آپ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتَم (مُہر) تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح سے تو نہ صرف یہ کہ آپ خود جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی دھوکا دیتے ہیں۔ خاتم اور ختم کے معنیٰ مَا يُخْتَمُ بِهٖ کے ہیں جس کے ذریعہ سے اثر پیدا کیا جاتا ہے۔ اگر ہم مفعول کا اضافہ کر دیں تو مَا يُخْتَمُ بِهِ النَّبِيُّوْنَ ہو جاتا ہے۔ معنیٰ یہ ہوں گے جس کے ذریعہ اور وسیلہ سے انبیاء پیدا ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مُخْتَمٌ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مذکورہ بالا مصدر سے ملتا جلتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کی دوسری حالت ہے۔ یعنی جملہ فعلیہ ہے۔

آگے علماء حضرات! جیسے خاتم ہوتا ہے ایسے ہی اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ دونوں الگ الگ چیزوں کی نشاندہی کر رہے ہوں ـــ اثر، خاتم سے فیضیاب ہوتا ہے اور اسی کا مظہر ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ خاتم ہیں۔ آپ کی خاتمیت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا شخص لازماً نبی ہوگا۔ یا یہ کہہ چھوڑ دیا جائے کہ محمد رسول اللہ خاتم ہیں۔ تاہم خاتم اور اس کے اثر میں بیّن فرق ہے۔

خاتَم النَّبِيِّيْن میں خاتم اپنے اظلال و آثار کی طرف مضاف ہے جو انبیاء ہیں۔ خاتم کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کوئی خاتم اولیاء کا ہوتا ہے اور کوئی خاتم شعراء کا ہوتا ہے محمد رسول اللہ ایسے خاتم ہیں کہ آپ کی مُہر سے انبیاء فیضیاب ہوئے۔ آپ دُنیاوی مُہر کی طرح نہیں ہیں بلکہ افاضۂ کمال کی روحانی مُہر ہیں اور ایسی مُہر سے روحانی وجود پیدا ہوتے ہیں اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔

خاتم النبیین کے معنیٰ اور حقیقت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خاتم (مُہر) اور اس سے پیدا شدہ اثر کو سمجھیں۔ خاتم (مُہر) کی حیثیت اثر کے مقابلہ پر بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر و باہر ہے۔ اثر یا نقش، خاتم (مُہر) کی وجہ سے وجود میں آتا ہے۔ اسی طرح سے النبیین، خاتم کی وجہ سے اور وسیلہ سے پیدا ہوتے ہیں یا خاتم سے فیض حاصل کر کے رتبۂ نبوت حاصل کرتے ہیں ـــــ خاتم میں اصلی کی اضافت اعلیٰ سے ہے یعنی محمد رسول اللہ کی اضافت دوسرے انبیاء سے۔ جیسے ملک الملوک ہے۔ اسی طرح خاتم الانبیاء کے معنیٰ نبی الانبیاء کرنا بھی درست ہے۔ نیز خاتم النبیین میں دونوں خاتم اور النبیین وصف نبوت سے متصف ہیں۔ کلام عرب میں کثرت سے خاتم الانبیاء جیسی تراکیب ملتی ہیں جن میں خاتم اس گروہ کا اعلیٰ اور افضل فرد ہوتا ہے۔ خاتم کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے افراد ظہور پذیر ہوتے ہیں اور ایسے افراد کا رتبہ خاتم کے مقابلہ پر ایسا ہی ہے

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر میں بیداری کی ایک نئی لہر

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ارشاد بزرگان جلسہ سالانہ کے بعد خاکسار نے وادیٔ کشمیر کی جماعتوں میں تبلیغی تربیتی اور تعلیمی پروگراموں کو وسعت دینے کے لئے وادی کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں خاکسار نے جماعتوں سے خواہش کی کہ وہ اوّلین فرصت میں "داعیین الی اللہ" کی فہرست مرتب کر کے اور ایک انچارج مقرر کر کے (جس کی قیادت میں تبلیغی کام کیا جائے) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کریں۔ نیز ساتھ کے ساتھ نظارت دعوۃ وتبلیغ اور خاکسار کو بھی مطلع کریں۔ اس کے بعد حسب منشاء حضور کام شروع کریں۔ جماعتوں کے لئے پندرہ تبلیغی و تربیتی مضامین کا انتخاب بھی کیا گیا تا یکم فروری سے پندرہ فروری تک ہر روز ایک ایک درس ان موضوعات پر روشنی ڈالیں اور بعد نماز فجر درس کا انتظام بھی اس طرح کیا جائے کہ ہر روز مسائل فقہ احباب کو سمجھائے جائیں۔ الحمدللہ اس پروگرام پر تیزی سے عمل شروع ہو گیا ہے۔ جماعتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اختتام پروگرام پر اپنی رپورٹ مرکز کو روانہ کریں۔

بدوران دورہ خاکسار نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ جماعتیں اپنے اپنے دائرہ عمل میں سرگرم ہیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ تعلیم القرآن کلاسز چل رہی ہیں جن میں مقامی معلمین کے علاوہ وقف جدید اور نظارت تعلیم کے معلمین نہایت تندہی سے کچھ صد سے زائد بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جو خوشکن تبلیغی و تربیتی پروگرام خاکسار کے مشاہدہ میں آئے وہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے مختصراً درج ذیل ہیں:-

(۱) :- ناصر آباد کی جماعت نے ایک سال قبل حسب ارشاد حضور انور تعلیم الاسلام انسٹی ٹیوٹ کا قیام کیا جہاں یکصد کے قریب بچے معیاری تعلیم پانے لگے ہیں۔ اب حضور کے منشاء مبارک کے پیش نظر یہاں کے دوستوں نے ۷۰×۵۰ فٹ رقبہ پر ایک عالیشان مسجد بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ جس جگہ یہ مسجد بننی ہے وہاں خاکسار نے دعا کروائی لہٰذا موجود افراد کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

(۲) :- شورت جماعت کی طرف سے کولگام میں ویڈیو کیسٹیں بغرض تبلیغ دکھائی گئیں۔ جو بہت سے غیر احمدیوں نے دیکھیں اور اچھا اثر لیا۔ اس کے علاوہ تبلیغ بھی ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

(۳) :- یاری پورہ کی جماعت نے شارع عام پر تبلیغی شو روم کچھ ایسے انداز میں ترتیب دیا ہے کہ راہ گیر دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے علاوہ دو بلیک بورڈ شوروم کی دیواروں پر بنوا کر ان پر احادیث اور ملفوظات درج کئے جاتے ہیں۔ جو لوگوں کے استفادہ اور تبلیغ کا ذریعہ ہیں۔

(۴) :- ہاری پاری گام کی جماعت کے دوستوں نے چھ کنال زمین کا ایک قطعہ مسجد اور اسکول کے لئے وقف کیا ہے۔

(۵) :- ریشی نگر کے عہدیداران جماعت نے مکرم محمد عبداللہ صاحب میر کی اہلیہ کی وفات کی اطلاع ملتے ہی تیس کے قریب دوستوں کو گاگرن روانہ کیا جہاں انہوں نے مرحومہ کے کفن دفن کا انتظام کیا۔

(۶) :- آسنور کی جماعت بھی ایک وسیع اور عالیشان مسجد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے لئے جماعت نے کافی میٹیریل جمع کیا ہے۔ کچھ کمی ہے جو دور کی جا رہی ہے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے افراد جماعت احمدیہ کشمیر کے اموال جان و نفوس اور اخلاص میں برکت عطا کرے اور ان نیک پروگراموں کا خود حامی و معاون ہو۔ آمین

آندھرا پردیش میں ایک سو افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا تحریر کرتے ہیں کہ جنوری کے آخری ہفتہ میں محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور خاکسار نے آندھرا پردیش کے دو ضلعوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا جس میں تربیتی امور انجام دیئے گئے متعدد دیہات میں مساجد کی تعمیر سے متعلق منصوبے بنائے گئے۔ اور بعض نئی تعمیر شدہ مساجد کا معائنہ کیا گیا۔ متعدد دیہات میں نو مبائعین نے مساجد کے لئے مفت زمین دی ہے۔ مکرم مولوی قیام الدین صاحب مبلغ پالاکرتی سے ہمارے ساتھ دورے پر تشریف لے گئے تبلیغی نقطہ نظر سے بعض نئے مقامات کا جائزہ بھی لیا گیا۔ محمد للہ کہ آندھرا پردیش میں اس ماہ ایک سو افراد نے بیعت کی جن میں ایک ڈاکٹر مکرم محمد قاسم صاحب اور ان کے اہل و عیال شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا کرے۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی طرف سے تبلیغی و تربیتی پروگراموں کو یکجائی طور پر پیش کرنے کے لئے پریس اینڈ پبلیکیشن یونٹ جس کے سیکرٹری مکرم واصف احمد صاحب انصاری ہیں نے تیسرا سرکلر شائع کیا ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول کرے۔ آمین

موسیٰ بنی مائنز میں ڈپٹی سپیکر صاحب بہار اسمبلی کا خیر مقدم

مکرم شیخ مقدم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۸ کو بہار کے ڈپٹی سپیکر جناب پاسوان صاحب موسیٰ بنی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اطلاع ملنے پر چند خدام مع قائد مجلس و صدر صاحب جماعت موصوف سے ملاقات کے لئے کمپنی کے گیسٹ ہاؤس پہنچے۔ واضح رہے کہ موصوف تقریباً ۲۵ سال قبل موسیٰ بنی میں بحیثیت B.D.O مقیم رہے ہیں اور جماعت کی طرف سے منعقد کئے گئے متعدد اجلاسات میں شرکت کر چکے ہیں جس کی وجہ سے آپ جماعت کی تعلیم اور اس کی اغراض و مقاصد سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ دوران ملاقات موصوف کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ پیش کرتے ہوئے انہیں مسجد احمدیہ میں تشریف لانے کی دعوت دی جس پر موصوف مورخہ ۱۸ کو ٹھیک دس بجے صبح متعدد پولیس اور سول افسران کے ساتھ ہمارے ایریا میں تشریف لائے۔ خدام نے موصوف کا شایان شان استقبال کرنے کے بعد انہیں مسجد میں لاکر بٹھایا۔ اس موقعہ پر حسب پروگرام جو استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی اس کی صدارت بھی ہماری درخواست پر موصوف نے فرمائی۔ اجلاس کی کاروائی مکرم منصور خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شیخ داروغہ صاحب کی نظم خوانی سے ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی نے جماعت احمدیہ کا مختصراً تعارف کرایا۔ بعدہٗ معزز مہمانوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب S.P صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میری نظر میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی اور جماعت ایسی نہیں گزری جو اس طرح منظم طریق پر کام کرتی ہو۔ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے لیکن ان کے بعض ایسے نمایاں کارنامے ہیں جنہیں دیکھ کر یقیناً حیرت ہوتی ہے۔

جناب B.D.O صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ جن نظریات کی حامل ہے فی الحقیقت ان ہی سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میری تقرری ایک ایسی جگہ پر ہوئی ہے جہاں ایک ایسی جماعت رہتی ہے جو دوسروں کی بے لوث خدمت اور مدد کرتی ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب کبھی آپ کو میری خدمت کی ضرورت پڑے گی آپ سے پورا تعاون کروں گا۔ اسی طرح جب کبھی مجھے آپ کی ضرورت محسوس ہوگی میں آپ لوگوں سے تعاون چاہوں گا۔

اس کے بعد جناب پاسوان صاحب نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں نے انسانیت اور بھائی چارگی کا سبق جماعت احمدیہ سے ہی حاصل کیا ہے۔ ۱۹۶۴ء میں جب یہاں فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے تھے تو جماعت نے بہترین اور قابل تعریف کردار ادا کیا تھا۔ ان حالات میں میں نے بحیثیت بی۔ڈی۔او جماعت کے ذریعہ ایک امن کمیٹی بنائی تھی جس سے ماحول کو خوشگوار بنانے میں بڑی مدد دی تھی۔ آج بھی جماعت احمدیہ سے دوسرے لوگوں کی ہمدردی اور محبت اسی وجہ سے ہے۔ مکرم فضل احمد صاحب ریٹائرڈ M.L.A بہار سے میرے اچھے تعلقات ہیں۔ میں ہرگز اس جماعت کو اپنے دل سے نہیں بھلا سکتا — صدارتی تقریر کے بعد مکرم منور احمد صاحب

نائب قائد و نائب صدر جماعت نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ مہمانوں کی خدمت میں مختصر ماحضر پیش کیا گیا۔ تقریباً ۱۲ بجے ہمارا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مہمانوں کو الوداع کرتے ہوئے ہم نے پاسوان صاحب اور دیگر مہمانوں کو جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ جو انہوں نے بڑی مسرت کے ساتھ وصول کیا۔

معزز مہمانوں کو الوداع کہہ کر خدام سائیکلوں کے ذریعہ ہوبھنڈار میں منعقد ہو رہے مسلمانوں کے ایک اجتماع میں پہنچے اور وہاں بھی خاصی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا کرے اور اس کے بہتر نتائج برآمد کرے۔ آمین ٭

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) ـــــ مورخہ ۲/۱/۸۷ء کو عزیز مکرم مولوی محمد سعادت اللہ صاحب مبلغ علاقہ ورنگل (آندھرا) ابن مکرم محمد فرحت اللہ صاحب حیدر آباد اور عزیزہ آنسہ خاتون سلمہا بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب درویش مرحوم کی شادی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ واضح رہے کہ نکاح کا اعلان قبل ازیں جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر قادیان ہی میں ہو چکا تھا۔ حسب پروگرام بارات مورخہ ۳/۱/۸۷ کو حیدر آباد سے قادیان پہنچی۔ مورخہ ۴/۱/۸۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی اور دولہا کی گلپوشی کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ ازاں بعد بارات مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب مرحوم کے مکان پر پہنچی جہاں تلاوت و نظم خوانی اور اجتماعی دعا کے بعد دلہن کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ دو روزہ قادیان میں قیام کے بعد مورخہ ۶/۱/۸۷ کو بعد نماز جمعہ بارات دلہن کو ہمراہ لے کر واپس حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئی۔ جہاں مورخہ ۱۱/۱/۸۷ کو مکرم محمد فرحت اللہ صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے لم و بیش پانچصد افراد کو دعوت ولیمہ میں مدعو کیا۔ اس خوشی میں موصوف نے بطور شکرانہ مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر نائب مدیر بدر

(۲) ـــــ مورخہ ۱/۱/۸۷ کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد نے عزیزہ مجیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب ساکن پتھر پور ہ حیدر آباد کا نکاح عزیز عبد الحسیب صاحب ابن مکرم یوسف حسین صاحب ساکن قاضی پورہ حیدر آباد کے ساتھ مبلغ [illegible] ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم یوسف حسین صاحب نے بطور شکرانہ پچیس روپے اعانت بدر میں بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ایڈیٹر)

(۳) ـــــ مورخہ ۱۹/۱/۸۷ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے عزیزہ صبیحہ بیگم طیبہ صاحبہ بنت مکرم ذوالفقار احمد صاحب مرحوم عثمان آباد (مہاراشٹرا) کا نکاح عزیز محمد حبیب اللہ خان صاحب ابن مکرم حبیب اللہ خان صاحب ساکن بنگلور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

خاکسار۔ منظفر احمد شعبان انسپکٹر بیت المال آمد

(۴) ـــــ مورخہ ۱۳/۲/۸۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے عزیزہ عطیہ بیگم بنت مکرم ذوالفقار احمد صاحب قادیان کا نکاح عزیز مرزا افضل علی بیگ ابن مکرم مرزا امجد علی بیگ صاحب ساکن مانیکا گوڑا (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم مرزا امجد علی بیگ صاحب نے بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے ان سب رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا ـ مکرم حمید اللہ خان صاحب اشتعالی مظفر نگر سے اپنے بچوں کے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ خاکسار کے برادر اکبر مکرم وحید احمد صاحب راٹھ گنگوہ سے دینی و دنیاوی ترقیات و جملہ پریشانیوں کی دوری اور عزیزہ امۃ الحفیظ کے امتحان بی اے میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ مکرم ظہور احمد صاحب طاہر نیو متالیجار کالونی لاہور سے جملہ پریشانیوں کی دوری اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ نواب احمد گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

باشرح چندہ جات ادا کرنے کے متعلق حضور کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقعہ پر اپنے خطاب میں فرمایا تھا۔

"تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں۔ خدا انہیں برکتوں سے نوازتا ہے یہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قربانی کرنے والوں پر بڑے فضل کئے ہیں .... جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے خلیفۂ وقت اُسے معاف کر سکتا ہے۔ جو احمدی شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتا ہے۔ میں کھلے طور پر وعدہ کرتا ہوں کہ وہ درخواست دے جس میں وہ حالات بیان کرے میں شرح میں کمی کی اجازت دیدونگا۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی خدا نے تمہیں ایک کروڑ دیا اور تم چندہ دو ایک لاکھ پر اور کہو کہ اس نے ایک لاکھ ہی دیا ہے .... تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی آمد صحیح بتاؤ۔"

نیز فرمایا :۔

"جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفۂ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہے اس وقت تک اس شرح میں بد دیانتی سے کام نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے؟"

مزید فرمایا :۔

"پس خدا تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و صفا کا معاملہ کرو تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی۔ اور اُن قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے۔ اور یہی وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی ۸۲ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات سے لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) کی باشرح ادائیگی کی اہمیت واضح ہے لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ کو حضور کی منشاء مبارک کے مطابق باقاعدہ اور باشرح ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پانے والے بنیں اسی طرح ان کے رزق اور مال میں برکت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

کیا آپ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے محروم تو نہیں؟

ساری دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ احباب اور جماعتوں کا خلیفۂ وقت اور عالمگیر جماعتِ احمدیہ سے مؤثر رابطہ رہے۔ اور ہر سمت میں ایک ہی جیسی جماعتیں اُبھریں۔ اس غرض سے مرکز قادیان میں شعبہ سمعی و بصری قائم کیا گیا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطاب کے کیسٹ اور ان کے انگریزی ترجمہ کے کیسٹ مجلس عرفان کے کیسٹ۔ تبلیغی کیسٹ تیار کرتا ہے۔ ان کیسٹوں کے جو بھی خواہشمند احباب ہوں وہ فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔ بذریعہ رجسٹری یا بذریعہ V.P.P یہاں سے فوراً بھجوانے کا انتظام ہے۔ کیسٹ بھی اعلیٰ کوالٹی کے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور رعایتی قیمت پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ ایک کیسٹ C.60 گیارہ روپے میں اور C.90 کا دس روپے میں اور 120 منٹ کا کیسٹ ۵/۔ ۱ روپے میں فروخت کیا جاتا ہے ڈاک خرچ اور پیکنگ خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔

نوٹ :۔ آرڈر ملتے ہی فوری تعمیل کی جائے گی۔ اگر کیسٹ میں کسی قسم کا نقص ہو تو شعبہ سمعی و بصری اس کو واپس لے کر دوسری کیسٹ بھجوانے کا ذمہ دار ہوگا۔ خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ شعبہ سمعی و بصری قادیان

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اُمراء و صدر صاحبان اور انچارج مبلغین کی توجہ کیلئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی فرمودہ بر موقعہ مجلس شوریٰ جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۶ء کے مطابق محترم نائب وکیل التبشیر و تصنیف صاحب لندن کی چٹھی کی روشنی میں بذریعہ سرکلر امراء و صدر صاحبان اور انچارج مبلغین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ ان کی طرف سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ تقسیم و فروخت لٹریچر نیز سٹاک کتب کی رپورٹ معیّن اور تفصیلی اعداد و شمار (FACTS AND FIGURES) کی صورت میں شعبہ نشر و اشاعت کو ملنی ضروری ہے۔ تاکہ مجموعی رپورٹ وکالت تبشیر و تصنیف لندن کے توسط سے حضور انور کی خدمت میں ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ پیش کی جا سکے۔

آپ کی طرف سے موصولہ رپورٹ میں ان امور کا اندراج وضاحت سے کیا جانا ضروری ہے کہ آپ کے پاس کون کون سی کتابیں / پمفلٹ کتنی تعداد میں موجود تھے؟ کون کون سی نئی کتب شائع ہوئیں؟ یا مرکز کی طرف سے موصول ہوئیں۔ دوران ماہ کون کون سی کتب اور کتنی کتنی تعداد میں فروخت ہوئیں۔ اور کتنی مفت تقسیم کی گئیں۔ اور کن ذرائع سے؟ نیز اب کون کون سی کتب اور کتنی کتنی تعداد میں سٹاک میں موجود ہیں؟

براہ کرم اب تک کی رپورٹ بناکر شعبہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بھجوا دیں۔ اور پھر ہر ماہ باقاعدگی سے ایسی رپورٹ بھجواتے رہیں۔ نمونہ کا فارم برائے رپورٹ پشت پر دیا جا رہا ہے۔ حسب ضرورت کاپیاں کروالیں۔

حضور انور کے ارشاد کے بموجب آپ کی طرف سے موصولہ ہر تبلیغی رپورٹ میں بھی تقسیم و فروخت لٹریچر کا تفصیل سے ذکر کیا جانا ضروری ہے۔ ورنہ یہ تأثر ہوتا ہے کہ آپ اس بارے میں کوئی کام نہیں کر رہے۔

شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے ابھی حال ہی میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" (اردو)۔ "کشتی نوح" (اردو)۔ "احمدیت کیا ہے" (انگریزی) اور احمدیت کا پیغام (انگریزی) شائع کی گئی ہیں۔ جن کی قیمت بہت ہی واجبی رکھی گئی ہے۔ آپ کو ان میں سے کون کون سی کتابیں کتنی کتنی تعداد میں مطلوب ہیں فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ ان کے علاوہ آپ کو اور کون کون سی کتب۔ ٹریکٹ۔ فولڈر اور کتنی کتنی تعداد میں درکار ہیں۔ فی سینکڑہ بہت تھوڑی قیمت پر مہیا کر دیئے جائیں گے۔ نیز مطلع فرمائیں آپ کے علاقہ میں تقسیم لٹریچر کا کیا طریق ہے۔

کیا آپ کا شہری علاقہ ہے۔ کیا وہاں کتابوں کی نمائش لگانے کا انتظام ہو سکتا ہے؟ اگر آپ سمجھتے ہوں کہ آپ کے شہر / آپ کے علاقہ میں کتابوں کی نمائش کا پروگرام ہونا چاہیئے تو مجلس عاملہ میں معاملہ پیش کر کے اس کے فیصلہ کے ساتھ رپورٹ بھجوائیں۔ ایسی نمائش پر کس قدر اخراجات ہونگے۔ کس قدر اخراجات آپ کی جماعت یا علاقہ کی جماعتیں برداشت کریں گی۔ اور مرکز سے کس قدر امداد مطلوب ہوگی۔ آپ کے علاقہ میں نمائش کس کس مہینے میں لگتی ہے۔ سٹال لگانے کے لئے جگہ لینے پر کس قدر اخراجات ہوں گے تفصیل سے مطلع فرما دیں۔

ایڈیشنل ناظر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

● — مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب کیرنگ (اڑیسہ) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹوں عزیزان ایاز احمد، ریاض احمد اور سراج احمد بیٹیوں عزیزہ امۃ الرشید و عزیزہ امۃ النصیر والدہ محترمہ اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور خود کو بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق ملنے کے لئے ● — مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب یاڑی پورہ (کشمیر) اپنی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرشید سلمہا کے آپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● — مکرم محمد اقبال صاحب کانٹھ پورہ (کشمیر) بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات، بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور کاروبار میں خیر و برکت عطا ہونے کے لئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اشاعتِ اسلام اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

احباب جماعت اس امر سے تو واقف ہی ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک زمانہ اشاعت اسلام کا زمانہ ہے حضور علیہ السلام نے حقیقی اسلام کو جس طور سے دُنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ ایک کُھلی حقیقت ہے۔

اب جبکہ غلبہ اسلام جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور یہ غلبہ احمدی احباب جس قدر تیزی سے حضور علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتب کو جو معرفت اسلام اور حقیقت اسلام کی صحیح تصویر کو نہایت اعلیٰ پیرایہ میں اور پُر حکمت طور پر پیش کر رہی ہیں لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچائیں گے اسی قدر تیزی کے ساتھ نزدیک تر آتا چلا جائے گا۔

سو اشاعت اسلام کی مہم کو تیز کرنے کی غرض سے نظارت دعوت و تبلیغ شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے طبع شدہ کچھ کتب کی فہرست مع صفحات و قیمت درج کر رہی ہے۔ یہ قیمت لاگت اخراجات سے بھی کم ہے جو کہ اشاعت اسلام کی غرض کو مدنظر رکھ کر رکھی گئی ہے۔ ان کتب کے پھیلاؤ کے لئے نظارت ہذا صدر صاحبان۔ مبلغین کرام۔ احباب جماعت اور مخیر احباب سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ان کتب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر زیر تبلیغ احباب تک پہنچائیں۔ نیز مد نشر و اشاعت اور تحریک اشاعت فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقوم ارسال فرماویں تا جو شعبہ نشر و اشاعت ایسی کتب طبع کرا سکے جن کی اس وقت کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو قربانیوں کے ہر میدان میں لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنے کی سعادت عطا فرمائے۔

نام کتاب	صفحات	قیمت	نام کتاب	صفحات	قیمت
ازالہ اوہام	۶۳۶	۲۰/-	فتح اسلام	۷۲	۲/-
اسلامی اصول کی فلاسفی	۲۰۸	۴/-	تقریریں	۴۵	۲/-
کشتی نوح	۱۱۲	۳/-	نشانِ آسمانی	۷۶	۳/-
شرح قصیدہ	۱۹۰	۳/۵۰	ضرورۃ الامام	۸۰	۲/-
الغاخ قدسیہ	۱۴۴	۳/۵۰	فیصلہ آسمانی	۷۸	۲/-
شہادت القرآن	۹۰	۳/-	تحفۃ الندوہ	۳۲	½/-
ریویو	۲۴	۱/-	تحفہ گولڑویہ	۲۳۸	۱۰/-

نظارت ہذا کی طرف سے خرید کتب پر ۲۵٪ کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار ہوتے ہیں۔

احباب جماعت کی دیرینہ خواہش کی تکمیل

احباب جماعت کی دیرینہ خواہش کے پیش نظر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کی معرکۃ الآراء تصنیف "تبلیغ ہدایت" کو ۲۰×۳۰/۱۶ سائز میں آفسٹ پر طبع کرایا ہے۔ کتاب ۳۶۸ صفحات پر مشتمل ہے ٹائٹل دیدہ زیب ہے جسے لیمینیشن بھی کرا دیا گیا ہے۔ جلد چیز بندی کرا کر خمارہ رنگ میں کرائی گئی ہے۔ اس کی قیمت اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کو سامنے رکھتے ہوئے صرف ۵/- روپیہ رکھی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ احباب اس کو زیادہ سے زیادہ خرید کر زیر تبلیغ دوستوں کو مطالعہ کی غرض سے دیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو صحیح رنگ میں دعوت الی اللہ کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

واضح رہے کہ خرید کتب پر ۲۵٪ کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار ہونگے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۸۰۷ ۱۳ ا — میں عبد الرحمٰن ولد مکرم عبد الستار صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلاری ڈاکخانہ بلاری ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ 2/86 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ گیارہ صد روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر مبلغ	عبد الرحمٰن	ظفر احمد صدر جماعت مونگیر

وصیت نمبر ۸۰۹ ۱۳ ا — میں شمس النساء بیوہ مکرم سید عبد الجبار صاحب مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن دلاور پور مونگیر ڈاکخانہ مونگیر ضلع مونگیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ 2/86 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی کان کے بندے وزنی نصف تولہ قیمتی ۱۰۰۰
ایک مکان جس میں میرے بچے قابض ہیں اس میں میرا حصہ ۴۰۰۰
میزان ۵۰۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے لڑکے کچھ روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مارچ ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید عقیل احمد	شمس النساء	سید خلیل احمد

وصیت نمبر ۸۰۹ ۱۳ ا — میں چوہدری عبد الواسع ولد محترم چوہدری عبد العزیز صاحب قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۵۵۰ روپے ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ملتی ہے۔

(۱) میرے پاس اس وقت ایک عدد گھڑی ہے جس کی موجودہ قیمت .... ۲۰۰ روپے
(۲) انگوٹھی چاندی کی مبلغ .... ۱۰۰ "
(۳) ایک عدد ٹی وی سیٹ کی مالیت .... ۲۰۰۰ "

(۴) مبلغ چھ ہزار روپے کے پانچ عدد یونٹ خرید ہوئے ہیں۔

ان تمام اشیاء کے 1/10 حصہ کی ادائیگی وقتاً فوقتاً کرتا رہوں گا۔ نیز ترکہ سے جو بھی مناقہ ملے گا اس کے بھی 1/10 حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
راشد حسین	عبد الواسع	بشیر احمد نہار

وصیت نمبر ۸۱۱ ۱۳ ا — میں محمد سراج الدین ولد مکرم خوشحال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت 1/83 ساکن ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۸۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد کچھ نہیں ہے۔ سوائے گھڑی کے جس کی قیمت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۴۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد نہار	محمد سراج الدین	سعید احمد

پروگرام دورہ مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید

یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ تحریک جدید عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے ایک عظیم الشان تحریک ہے۔ اور تحریک جدید کا چندہ صدقہ جاریہ ہے۔ اضافہ اور وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید حسب ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ اڑیسہ کی جملہ جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	25 2/87	بجو دوار	20 3/87	1	21 3/87
سورو	27 2/87	2	1 3/87	کرڈاپلی	21	3	24
ہلدی پدا	1 3/87	1	2	پٹکال	24	2	26
بھدرک	2	2	4	کوٹ پٹنہ	26	1	27
تاراکوٹ	4	1	5	ارکھ پٹنہ	27	1	28
کٹک	5	2	7	تانبرکوٹ	28	1	29
نرگاؤں	7	2	9	غنچہ پاڑہ	29	1	30
مانیکا گوڈا	9	1	10	کٹک	30	1	31
نیا گڑھ	10	1/2	10	سونگڑہ	31	3	3 4/87
خوردہ جٹنی	10	1/2	10	کینڈرا پاڑہ	3 4/87	1	4
کیرنگ	10	5	15	پارا دیپ	4	1	5
بھوبنیشور	15	3	18	سرلو نیا گاؤں	5	1	6
جاٹنی	18	1/2	18	کٹک	6	2	8
جگت سنگھ پور نیالی	18	1	19	قادیان	-	-	-
کٹک	19	1	20	-	-	-	-

افسوس! محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

اہلیہ مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش وفات پاگئیں!

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان - (۱۲ تبلیغ فروری) - افسوس کہ آج رات وسش نیکہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ مکرم میاں خوشی محمد صاحب مرحوم ساکن ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ کی بیٹی تھیں - مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب کے ساتھ آپ کی شادی ۱۹۳۸ء (عیسوی) ہوئی تھی - آپ نے اپنی اہلی زندگی کا قریباً ۴۹ سالہ طویل عرصہ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ گزارا - اور درویشی کا زمانہ بھی غیر معمولی صبر و قناعت کے ساتھ بسر کیا - مرحومہ پابندِ صوم و صلوٰۃ، نیک و متقی اور اکثر و بیشتر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے والی دُعاگو خاتون تھیں - ہمسایوں سے حسنِ سلوک، مہمان نوازی، خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دلی محبت و عقیدت اور نفاست پسندی آپ کے نمایاں اوصاف تھے - سلسلہ کی کتب و اخبارات کے مطالعہ کا بھی شوق تھا - وفات سے قریباً تین ماہ قبل اپنے شوہر کے ہمراہ عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے آپ پاسپورٹ و ویزا پر پاکستان گئیں اور وہاں سے مورخہ ۸/۲/۸۷ کو قادیان واپس لوٹیں - مگر بلڈ پریشر کی مریضہ ہونے کی وجہ سے یہی سفر اُن کے سفرِ آخرت کا سبب بن گیا اور وہ تیسرے ہی روز اِس جہانِ فانی کو خیرباد کہہ کر عالمِ جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندئ درجات سے نوازے اور مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش اور دیگر لواحقین کو یہ صدمہ صبر و رضا کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے - آمین -

(ادارہ)

دُعائے مغفرت

(۱) —— افسوس! میرے بڑے بھائی مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی سابق کارکن نظارت خدمت درویشان ربوہ بعارضہ فالج ایک لمبے عرصہ تک فریش رہنے کے بعد مورخہ ۸/۲/۸۷ کو بوقت پانچ بجے شام ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون - قارئین سے مرحوم بھائی جان کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے -

خاکسار :- ممتاز احمد ہاشمی درویش قادیان -

(۲) —— افسوس! خاکسار کے ناناجان مکرم محمد سلیمان صاحب ساکن جمشید پور (سابق پراونشل امیر صوبہ بہار و اڑیسہ اور سابق صدر جماعت احمدیہ جمشید پور) مورخہ ۱۰/۲/۸۷ کی صبح پانچ بجے وفات پاگئے - اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم پابندِ صوم و صلوٰۃ، نیک و متقی اور دین کی بے لوث خدمت کا جذبہ رکھنے والے وجود تھے۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے -

خاکسار :- سیّد عارف احمد
نائب صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار)

ارشادِ باری تعالیٰ :-

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اللہ وہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں - وہ حیّ و قیّوم ہے -

طالبِ دُعا

AUTOWINGS
13-SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004
PHONES { 76360
74350

آٹو ونگس

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۵/۶/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳...۷

MODERN SHOE CO.
51/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر ؎ کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR.
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE HOUSE.
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE:- 6348179
RESI:- 629389 } BOMBAY - 400099.

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۴- خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری - شمالی ناظم آباد - کراچی
(فون نمبر:- ۶۱۷۰۹۹۶)

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِیْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث / حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
اللہ سٹریٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں والے سلائی مشینیں کے سپلائر اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!"
(کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE - 670001, PHONE No. 4498.
HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE No. 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش
SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

الایڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)
نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر:۔ ۴۲۹۱۶)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۸)

NIR ®
CALCUTTA - 73.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب، ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نہر ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے